لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ

لوہیا نامہ

URDU DAILY **LOHIA NAMA** LUCKNOW

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 13, Issue No. 280 Friday 27 February, 2026 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition

جلد نمبر (۱۳) شمارہ نمبر (۲۸۰) ۲۷ فروری ۲۰۲۶ء بروز جمعہ قیمت: ایک روپیہ (صفحات: ۴)

اسرائیل کے اعلیٰ ترین اعزاز سے نوازے گئے وزیر اعظم نریندر مودی

’یہ دونوں ملکوں کی دوستی کے نام، مشترکہ اقدار اور مضبوط شراکت داری کی علامت ہے: مودی

نئی دہلی (ایجنسی): وزیر اعظم نریندر مودی کو اسرائیل کے دورے کے دوران وہاں کے اعلیٰ ترین اعزاز ’اسپیکر آف دی کنیسٹ میڈل‘ سے نوازا گیا۔ وزیر اعظم نے اس اعزاز کو ہندوستان اور اسرائیل کے درمیان پائیدار دوستی اور مضبوط تعلقات کے نام کرتے ہوئے اسے دونوں ملکوں کے مشترکہ نظریات اور اقدار کی علامت قرار دیا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے پیغام میں وزیر اعظم مودی نے کہا کہ کنیسٹ میڈل حاصل کرنا ان کے لیے باعثِ فخر ہے اور وہ اسے عاجزی اور شکرگزاری کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔ انہوں نے لکھا کہ یہ اعزاز کسی ایک شخصیت کا نہیں بلکہ ہندوستان اور اسرائیل کی دوستی کی توثیق ہے، جو دونوں قوموں کو مشترکہ راستہ دکھانے والی اقدار کی نمائندگی کرتا ہے۔ ہندوستان کے وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر نے بھی وزیر اعظم کو ملنے والے اس اعزاز پر خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کو ’اسپیکر آف دی کنیسٹ میڈل‘ سے نوازا جانا ایک اہم لمحہ ہے اور یہ ہندوستان اور اسرائیل کے درمیان شراکت داری کو مضبوط بنانے میں ان کے کردار اور عزم کا اعتراف ہے۔ اعزاز حاصل کرنے کے بعد وزیر اعظم مودی نے اسرائیلی پارلیمنٹ کنیسٹ سے خطاب بھی کیا اور اس اعزاز پر شکریہ ادا کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے بتایا کہ ہندوستانی پارلیمنٹ میں اسرائیل کے لیے ایک پارلیمانی فارن گروپ تشکیل دیا گیا ہے، جس کا مقصد دونوں ملکوں کے ارکانِ پارلیمنٹ کے درمیان رابطوں اور تعاون کو فروغ دینا ہے۔ انہوں نے اسرائیلی ارکان کو ہندوستان کے دورے کی دعوت بھی دی اور کہا کہ باہمی گفتگو اور تبادلۂ خیال میں اضافہ وقت کی ضرورت ہے۔ کنیسٹ سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ گزشتہ چند برسوں سے ہندوستان دنیا کی تیز رفتار ترقی کرنے والی بڑی معیشتوں میں شامل ہے اور جلد ہی دنیا کی سرفہرست تین معیشتوں میں جگہ بنانے کی امید رکھتا ہے۔ انہوں نے تجارت میں اضافہ، سرمایہ کاری کے بہاؤ کو مضبوط بنانے اور مشترکہ بنیادی ڈھانچے کی ترقی کو آگے بڑھانے کے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان اور اسرائیل دونوں قدیم تہذیبیں ہیں اور ان کی فکری روایات میں مماثلت پائی جاتی ہے۔ اسرائیل میں ”ٹکون اولام“ کا نظریہ دنیا کی اصلاح پر زور دیتا ہے، جبکہ ہندوستان میں ’وسودھیو کٹمبکم‘ پوری دنیا کو ایک خاندان سمجھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ وزیر اعظم کے مطابق یہ دونوں نظریات ذمہ داری کے دائرے کو سرحدوں سے آگے لے جانے کا پیغام دیتے ہیں۔

بھارت-اسرائیل میگا ٹریڈ ڈیل پر جلد ہی دستخط ہوں گے: مودی

تل ابیب (ایجنسی): وزیر اعظم نریندر مودی نے بدھ کو اسرائیلی پارلیمنٹ کنیسیٹ سے خطاب کرتے ہوئے ہندوستان اور اسرائیل کے درمیان اقتصادی اور اسٹریٹجک تعلقات کے ایک نئے باب کا آغاز کیا۔ یہ کسی ہندوستانی وزیر اعظم کا کنیسیٹ سے پہلا خطاب تھا، جس میں انہوں نے تجارت کو بڑھانے، سرمایہ کاری کے بہاؤ کو مضبوط بنانے، اور دونوں ممالک کے درمیان بنیادی ڈھانچے کی ترقی پر زور دیا۔ وزیر اعظم مودی نے اعلان کیا کہ ہندوستان اور اسرائیل ایک پرجوش آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) کی طرف تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، " حالیہ برسوں میں ہماری دوطرفہ اشیا کی تجارت میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے، لیکن یہ اب بھی ہماری حقیقی صلاحیت کی عکاسی نہیں کرتا۔ ہماری ٹیمیں ایک جامع ایف ٹی اے پر سخت محنت کر رہی ہیں، جو دونوں ممالک کے درمیان تجارتی تعلقات میں چھپی بے پناہ صلاحیتوں کو کھول دے گی۔" انہوں نے گزشتہ سال دستخط کیے گئے دوطرفہ سرمایہ کاری کے معاہدے کا بھی ذکر کیا جو کاروباری اداروں کو زیادہ اعتماد اور تحفظ فراہم کرے گا۔ اسرائیل کو "اسٹارٹ اپ نیشن" کے طور پر بیان کرتے ہوئے پی ایم مودی نے کہا کہ ہندوستان کی نوجوان نسل اور اسرائیل کا اختراعی ماحولیاتی نظام ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔ انہوں نے سیمی کنڈکٹرز، مصنوعی ذہانت (اے آئی) اور کوانٹم ٹیکنالوجی جیسے شعبوں میں مستقبل میں تعاون کے امکانات کو اجاگر کیا۔ 2018 میں شروع کیے گئے "iCreate" انکیوبیٹر کی کامیابی کو یاد کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ اس نے اب تک تقریباً 900 اسٹارٹ اپس کی مدد کی ہے۔ مزید برآں، ہندوستان کے ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر (ڈی پی آئی) کا استعمال کرتے ہوئے سرحد پار مالی روابط بنانے پر بات چیت کی گئی۔ زرعی شعبے میں اسرائیل کی مہارت کی تعریف کرتے ہوئے وزیر اعظم نے ایک بڑے ہدف کا اشتراک کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں اس وقت 43 سنٹر آف ایکسیلنس کام کر رہے ہیں، جن سے 000,500 سے زیادہ کسان مستفید ہو رہے ہیں۔ اس تعداد کو 100 مراکز تک بڑھانے کا ایک اہم ہدف مقرر کیا گیا ہے، جس سے لاکھوں کسانوں اور ماہی گیروں کو اسرائیلی پانی کے انتظام اور آبپاشی کی ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھانے کے قابل بنایا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم نے بین الاقوامی پلیٹ فارمز جیسے I2U2 (انڈیا، اسرائیل، یو اے ای، اور امریکہ) اور IMEC (انڈیا-مشرق وسطی-یورپ اکنامک کوریڈور) پر اسرائیل کے ساتھ مل کر کام کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ تجارت کے ساتھ ساتھ انہوں نے دہشت گردی کے خلاف زیرو ٹالرنس اور علاقائی امن کے لیے جاری کوششوں کی بھی حمایت کی۔

’کمپرومائزڈ‘ وزیر اعظم نے پرامن احتجاج کو جرم بنا دیا: راہل گاندھی

نئی دہلی (ایجنسی): انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ کے دوران احتجاج کرنے والے یوتھ کانگریس کے لیڈران و کارکنان کی گرفتاری اور ملک میں ہونے والے عوامی احتجاج کو طاقت کے دم پر کچلنے کے متعلق راہل گاندھی نے مودی حکومت کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر لکھا کہ ”آج ہندوستان میں کمپرومائزڈ وزیر اعظم کے راج میں پرامن احتجاج کرنا ہی سب سے بڑا جرم بنا دیا گیا ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کو آہستہ آہستہ ایسی سمت میں دھکیلا جا رہا ہے، جہاں اختلاف رائے کو غداری اور سوال پوچھنے کو سازش بتایا جاتا ہے۔“ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد نے پوسٹ میں مزید لکھا کہ ”سوچیے مسئلہ کوئی بھی ہو، اگر آپ اقتدار کے خلاف آئینی طریقے سے آواز اٹھاتے ہیں تو لاٹھی، مقدمہ اور جیل یہ تقریباً طے ہے۔ پیپر لیک سے پریشان نوجوانوں نے اپنے مستقبل کے لیے آواز اٹھائی جواب ملا لاٹھیوں سے۔“ ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ”ملک کی قابل فخر خاتون پہلوانوں نے بی جے پی کے بااثر رہنما پر لگے سنگین الزامات کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ ان کی پکار کو بدنام کیا گیا، تحریک کو کچلا گیا، اور انہیں سڑکوں سے جبراً ہٹایا گیا۔“

کانگریس لیڈر راہل گاندھی کا کہنا ہے کہ ”ایک عصمت دری کی متاثرہ لڑکی کی حمایت میں انڈیا گیٹ پر پرامن مظاہرہ ہوا۔ انصاف کے مطالبے کو نظام کے لیے رکاوٹ سمجھ کر وہاں سے ہٹا دیا گیا۔ یوتھ کانگریس نے ملک کو نقصان پہنچانے والی ’یو ایس ٹریڈ ڈیل‘ (امریکی تجارتی معاہدے) کے خلاف پرامن احتجاج کیا تو انہیں ملک دشمن قرار دے کر گرفتار کر لیا گیا۔ جب عام لوگ زہریلی ہوا کے خلاف کھڑے ہوئے، تو ماحولیات کی فکر کو بھی سیاست کہہ کر دبا دیا گیا۔“ راہل گاندھی کے مطابق جب کسانوں نے اپنے حقوق کے لیے تحریک چلائی، تو انہیں ملک دشمن قرار دے دیا گیا۔ آنسو گیس، ربڑ کی گولیاں، پانی کی بوچھاڑیں اور لاٹھیاں ہی مذاکرات کا ذریعہ بنیں۔ جب آدیواسی اپنے جل (پانی)، جنگل اور زمین کے حق کے لیے کھڑے ہوئے، تو ان پر بھی شک کی نظر ڈالی گئی۔ گویا اپنے حقوق کا مطالبہ کرنا جرم ہو۔ ساتھ ہی انہوں نے سوال کیا کہ ”یہ کیسی جمہوریت ہے جہاں کمپرومائزڈ وزیر اعظم سوالوں سے ڈرتے ہیں؟ جہاں اختلاف رائے کو کچلنا طرز حکومت کا حصہ بنتا جا رہا ہے؟“

راہل گاندھی نے حکومت کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ ”پرامن احتجاج جرم نہیں، جمہوریت کی روح ہے۔ سوال پوچھنا جمہوریت کی کمزوری نہیں، اس کی طاقت ہے۔ جمہوریت تب مضبوط ہوتی ہے جب حکومت تنقید سنتی ہے، جواب دیتی ہے اور جوابدہ رہتی ہے۔“ ساتھ ہی انہوں نے وزیر اعظم مودی کو براہ راست مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ”مودی جی، یہ شمالی کوریا نہیں، ہندوستان ہے۔ جب اقتدار خود کو ریاست سمجھنے لگے اور اختلاف رائے کو دشمن تب جمہوریت دم توڑ دیتی ہے۔“

کیرالہ کے وائناڈ میں 2024 کے لینڈ سلائیڈ سانحہ سے متاثر ہوئے خاندانوں کی بحالی کی سمت میں ایک بڑا قدم اٹھاتے ہوئے راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی نے جمعرات کو 100 مکانات کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھا۔ یہ پہل ان لوگوں کے لیے شروع کی گئی ہے جنہوں نے اس قدرتی آفت میں اپنے گھر، زمین اور اپنے پیاروں تک کو کھو دیا تھا۔ اس پروگرام کے ذریعہ متاثرین کو یقین دلایا گیا کہ تعمیر نو کی اس لڑائی میں انہیں اکیلا نہیں چھوڑا جائے گا۔ راہل گاندھی نے منڈکئی اور چورلمالا علاقوں کے لینڈ سلائیڈنگ سے متاثرہ خاندانوں سے ملاقات کرتے ہوئے کہا کہ یہ محض ایک دن کا پروگرام نہیں ہے بلکہ طویل عرصے تک ساتھ نبھانے کا عزم ہے۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد نے کہا کہ وائناڈ ان کے لیے خاندان جیسا ہے اور ضرورت پڑنے پر کانگریس مسلسل ان لوگوں کے ساتھ کھڑی رہے گی۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ مکانات کی تعمیر میں زمین، اجازت اور دیگر انتظامی عمل سے وابستہ کئی پیچیدگیاں تھیں، لیکن اب امید ہے کہ یہ منصوبہ تیزی سے مکمل ہوگا۔

ہریدوار میں مسلم شخص سے بدسلوکی کی ویڈیو وائرل

ہریدوار (ایجنسی): اتراکھنڈ کے ہریدوار ضلع کے کنکھل علاقے میں جوالا پور کے ایک مسلم کباڑ خریدنے والے شخص کے ساتھ مذہبی بنیاد پر بدسلوکی اور دھمکی دینے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ واقعے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد علاقے میں بحث و تشویش کا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ پولیس نے متاثرہ کی تحریری شکایت پر معاملے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔ اطلاعات کے مطابق جوالا پور کے قصاباں علاقے کے رہنے والے شان محمد کباڑ کی خرید و فروخت کے ذریعے اپنے اہل خانہ کی کفالت کرتے ہیں۔ الزام ہے کہ وہ کنکھل میں سامان فروخت کر رہے تھے کہ اسی دوران ایک نوجوان نے انہیں روک لیا اور ان سے نام اور پتہ دریافت کیا۔ بتایا جاتا ہے کہ جیسے ہی شان محمد نے اپنا نام بتایا، نوجوان نے ایک ہندو تنظیم سے وابستگی کا دعویٰ کرتے ہوئے ان کے ساتھ سخت لہجے میں بات کی اور انہیں فوری طور پر علاقہ چھوڑنے کی دھمکی دی۔ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی ویڈیو میں ایک نوجوان شخص سے تلخ کلامی کرتے اور اسے دھمکیاں دیتے ہوئے سنا جا سکتا ہے۔ ویڈیو کے منظر عام پر آنے کے بعد جوالا پور کی مسلم برادری میں ناراضی پھیل گئی۔ کچھ مقامی نوجوان متاثرہ کو ساتھ لے کر کنکھل تھانے پہنچے اور ملزم کے خلاف سخت قانونی کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے باضابطہ شکایت درج کرائی۔ کنکھل تھانے کے انچارج انسپکٹر دیویندر راوت نے بتایا کہ پولیس کو شکایت موصول ہو چکی ہے اور وائرل ویڈیو کی صداقت کی جانچ کی جا رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ابتدائی سطح پر ویڈیو اور واقعے کے حالات کا جائزہ لیا جا رہا ہے اور متعلقہ افراد سے پوچھ گچھ کی جائے گی۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ حقائق کی تصدیق کے بعد قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ پولیس انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ کسی بھی شخص کو مذہب کی بنیاد پر ہراساں کرنے یا امن و امان میں خلل ڈالنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ فی الحال تفتیش جاری ہے اور حکام کا کہنا ہے کہ مکمل جانچ کے بعد ہی معاملے کی اصل صورت حال سامنے آئے گی۔

امریکہ سے معاہدہ کسانوں کی بنیاد پر حملہ، میڈیا خاموش: راہل

تھروونت پورم (ایجنسی): کیرالہ کے ضلع کنور کے پیراوور میں کسان سنگمم یعنی کسان کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے امریکہ کے ساتھ ایسا معاہدہ کیا ہے جو ملک کی اصل بنیاد، یعنی کسانوں پر حملہ ہے مگر اس معاملے پر میڈیا خاموش ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی کسان چھوٹے رقبوں پر کم مشینی وسائل کے ساتھ کاشتکاری کرتے ہیں، جب کہ امریکہ میں کسان وسیع اور انتہائی مشینی کھیتوں پر کام کرتے ہیں۔ ایسے میں اگر امریکی کسانوں کو ہندوستانی زرعی منڈی تک رسائی دے دی گئی تو یہاں کے کسان اس غیر مساوی مقابلے کا سامنا نہیں کر پائیں گے اور وہ بنیاد متاثر ہوگی جسے بڑی محنت سے کھڑا کیا گیا ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ یہ محض ایک تجارتی فیصلہ نہیں بلکہ کروڑوں کسان خاندانوں کے مستقبل کا معاملہ ہے۔ ان کے مطابق حکومت کو یہ سوچنا چاہیے کہ چھوٹے اور متوسط کسان پہلے ہی بڑھتے اخراجات، موسمی بے یقینی اور منڈی کی مشکلات سے دوچار ہیں، ایسے میں بیرونی مسابقت ان کے لیے مزید دباؤ کا باعث بن سکتی ہے۔ اپنے خطاب میں انہوں نے مزید کہا کہ جب بھی وہ ملک کے مختلف حصوں میں کسانوں سے ملتے ہیں تو تقریباً ایک جیسے مسائل سننے کو ملتے ہیں۔ کسان انسان اور جنگلی جانوروں کے درمیان بڑھتے تنازع سے پریشان ہیں، مناسب ذخیرہ اور کولڈ اسٹوریج کی سہولیات کا فقدان ہے، اور فصلوں کی مناسب قیمت بھی نہیں ملتی۔ ان کے مطابق ان بنیادی مسائل کو حل کرنے کے بجائے ایسے معاہدے کیے جا رہے ہیں جو کسانوں کے لیے نئے چیلنج کھڑے کر سکتے ہیں۔

مرکز انگلش میڈیم اسکول کا رنتھور’یونیسکو ایوارڈ سے سرفراز

کالی کٹ (عبدالکریم امجدی) کالی کٹ جامعہ مرکز الثقافۃ السنیہ کے ماتحت چل رہے مرکز انگلش میڈیم اسکول کو سال رواں تعلیمی سیشن میں عالمی تنظیمی یونیسکو کی جانب سے اعزازی سارٹیفیکیٹ ملا ہے۔ یہ اعزاز مرکز انگلش میڈیم اسکول کو اعلیٰ تعلیمی بہتری اور ایکسوزس گلوبل پریکٹس، لیڈرشپ ڈیولیمنٹ اینڈ گلوبل سٹی زن شپ اور ہیومین رائٹس اینڈ پیس ایجوکیشن کے اعتراف میں ملا ہے۔ یہ رکنیت ادارے کو اسکولوں کی ممتاز عالمی برادری میں رکھتی ہے جو بین الاقوامی افہام و تفہیم اور تعلیمی اہمیت کو فروغ دینے کیلئے پُرعزم ہے۔ یونیسکو دنیا بھر کے تعلیمی اداروں کو جوڑتا ہے جو عالمی شہریت، امن کی تعلیم، پائیدار ترقی، بین الاقوامی ثقافت، مکالمے، اور معیاری تعلیم جیسی مشترکہ اقدار کو برقرار رکھتے ہیں۔ اس باوقار نیٹ ورک م میں شمولیت وسیع پیمانے پر ایک اہم سنگ میل کے طور پر سمجھا جاتا ہے جو اسکول کے تعلیمی وژن اور معیارات کی عکاسی کرتا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ہندوستان میں صرف ایک محدود تعداد میں اسکولوں کو ملا ہے۔ فی الحال 63۔ اسکول نے یہ اعزاز حاصل کیا ہے۔ اس کامیابی کے ساتھ انگلش میڈیم اسکول کے عالمی تعلیمی اقدامات کے ساتھ منسلک گروپ میں اہم مقام رکھتا ہے۔

اوقات سحر وافطار

۹/رمضان المبارک 1447ھ

جمعہ، 27/فروری 2026

وقت افطار	ختم سحر
لکھنؤ	
6:08	5:08
شاہجہانپور	
6:14	5:15

فقہ جعفریہ کیلئے ختم سحر ۸ منٹ قبل اور افطار میں ۱۱ منٹ کی تاخیر

پولیس تھانوں میں خراب سی سی ٹی وی پر سپریم کورٹ سخت

نئی دہلی (ایجنسی): سپریم کورٹ نے پولیس تھانوں میں سی سی ٹی وی کیمروں کی کمی کو لے کر مرکزی حکومت اور دیگر فریقین کو ہدایت دی ہے کہ وہ مرکزی ڈیش بورڈ اور سی سی ٹی وی کے معیاری نظام سے متعلق میٹنگ میں لازمی طور پر شرکت کریں۔ جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا کی بنچ نے امیکس کیوری سینئر ایڈووکیٹ سدھارتھ دوے کے دلائل سننے کے بعد یہ حکم جاری کیا۔ سدھارتھ دوے نے بتایا کہ 21 فروری کو ہونے والی میٹنگ میں مرکزی حکومت، دہلی حکومت اور کچھ ریاستیں شریک نہیں ہوئیں تھیں، جس کی وجہ سے رپورٹ داخل نہیں کی جا سکی تھی۔ ان دلائل پر غور کرتے ہوئے عدالت نے حکم دیا کہ حکومت ہند کے وکیل پہلے ہی معذرت کر چکے ہیں کہ مواصلاتی خرابی کی وجہ سے وہ میٹنگ میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ حالانکہ انہوں نے ہمیں یقین دہانی کرائی ہے کہ اگلی میٹنگ میں وہ مکمل تعاون کریں گے۔ بنچ نے کہا کہ امیکس کیوری نے میٹنگ کے لیے 14 مارچ کی تاریخ تجویز کی ہے۔ عدالت نے مزید کہا کہ اگلی میٹنگ 14 مارچ کو ہوگی اور تمام فریقین کو اس میں تعاون کرنا ہوگا۔ اس معاملے کی اگلی سماعت 23 مارچ کو مقرر کی گئی ہے۔ واضح رہے کہ سپریم کورٹ نے 2018 میں تھانوں میں انسانی حقوق کی پامالی کو روکنے کے لیے سی سی ٹی وی کیمرے لگانے کا حکم دیا تھا۔ واضح رہے کہ اس سے قبل سپریم کورٹ نے ایک میڈیا رپورٹ کا نوٹس لیتے ہوئے پولیس اسٹیشنوں میں فعال سی سی ٹی وی کیمروں کی کمی پر ازخود نوٹس لیتے ہوئے عوامی مفاد کی عرضی درج کرنے کی ہدایت دی تھی۔ سپریم کورٹ نے 2018 میں انسانی حقوق کی پامالیوں کی روک تھام اور ان کی تحقیقات کے لیے پولیس اسٹیشنوں میں سی سی ٹی وی کیمرے لگانے کا حکم دیا تھا۔ دسمبر 2020 میں سپریم کورٹ نے مرکز کو سی بی آئی، ای ڈی اور نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (این آئی اے) سمیت تحقیقاتی ایجنسیوں کے دفاتر میں سی سی ٹی وی کیمرے اور ریکارڈنگ کا سامان نصب کرنے کی ہدایت دی تھی۔ اس میں کہا گیا تھا کہ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ تمام پولیس اسٹیشن میں، تمام داخلی اور خارجی راستوں پر، مرکزی دروازے پر، لاک-اپ میں، راہداریوں، لابی اور ریسپشن میں، ساتھ ہی لاک-اپ کمروں کے باہر کے حصوں میں بھی سی سی ٹی وی کیمرے لگائے جائیں تاکہ کوئی بھی حصہ سیکورٹی کے بغیر نہ رہ جائے۔

جھوٹی شکایتوں اور فرضی مقدموں پر سپریم کورٹ کا اظہار تشویش، مرکزی اور ریاستی حکومتوں کا جاری کیا نوٹس

نئی دہلی (ایجنسی): سپریم کورٹ نے جھوٹی شکایات اور فرضی مجرمانہ مقدمات کے بڑھتے ہوئے رجحان پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ایک مفاد عامہ کی عرضی پر سماعت کرتے ہوئے عدالت نے مرکز اور ریاستی حکومتوں کو نوٹس جاری کیا ہے۔ عدالت نے کہا ہے کہ مجرمانہ طریقۂ کار کے غلط استعمال کو روکنا ضروری ہے، اور وہ اس بات کی پرواہ نہیں کرے گی کہ ایسا کرنے پر کچھ لوگ اس کی تنقید کریں گے۔ عدالت نے جس عرضی پر یہ قدم اٹھایا ہے اسے وکیل اور بی جے پی رہنما اشونی کمار اپادھیائے نے داخل کیا ہے۔ اپنے معاملے کی خود پیروی کرتے ہوئے اپادھیائے نے کہا کہ فرضی مقدمات کی وجہ سے ایماندار لوگ خوف کے سائے میں جی رہے ہیں۔ ان مقدمات کی وجہ سے عدالتوں پر بوجھ بھی بڑھ رہا ہے۔ اکثر سِول معاملات میں مجرمانہ معاملہ درج کروا دیا جاتا ہے۔ گاؤں میں اگر زمین کا جھگڑا ہو، تو اسے ایس سی/ ایس ٹی ایکٹ جیسے سنگین مجرمانہ معاملات میں بدل دیا جاتا ہے یا پھر خواتین کو آگے کر کے چھیڑ چھاڑ یا ریپ کا جھوٹا معاملہ درج کروا دیا جاتا ہے۔

عرضی میں اٹھائے گئے موضوع پر سماعت کو ضروری قرار دیتے ہوئے چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی والی 3 ججوں کے بنچ نے کہا کہ ”لوگ نظام کا غلط استعمال کرتے ہیں اور پھر غائب ہو جاتے ہیں۔ ہمیں ایک بیدار معاشرہ بنانے کی ضرورت ہے، جہاں لوگ اپنے پڑوسیوں کے بنیادی حقوق کے تئیں بھی حساس ہوں۔ بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دینا ضروری ہے۔“ اس کے بعد چیف جسٹس نے ایک اور کڑوے سچ کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ جس شخص کو شکایت کنندہ دکھایا جاتا ہے، کئی بار اسے علم ہی نہیں ہوتا کہ اس کے نام سے شکایت درج کی گئی ہے۔ امیر اور بااثر لوگ جعلی دستخطوں کے ذریعے غریبوں کا استحصال کرتے ہیں۔ ہمیں اس پر بھی سوچنا ہوگا۔ ساتھ ہی انہوں نے ایک حالیہ معاملے کی مثال دی جس میں ایک خاتون نے خود آ کر کہا کہ ایک سیاسی لیڈر کا اس کے معاملے سے کوئی لینا دینا نہیں ہے، بلکہ اس کے نام پر لیڈر کے خلاف فرضی شکایت درج کی گئی ہے۔ عرضی گزار نے مرکز اور ریاستوں کو فرضی شکایات کے خلاف حفاظتی اقدامات نافذ کرنے کی ہدایت دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

لوھیانامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW
Friday 27 February, 2026
EDITORIAL/ARTICLE
E-mail: lohianama@gmail.com, Website: www.lohianama.com
اداریہ/مضامین

حدیث نبوی ﷺ

حدیث میں ہے کہ ''جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ''باب ریان'' کہا جاتا ہے اور اس میں روز قیامت صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔ ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہوسکتا۔

قرآن کا اسلام الگ ہے اور موجودہ مسلمانوں کا اسلام الگ!!!

منکرین حق کہتے ہیں اس قرآن کو ہرگز نہ سنو اور جب یہ سنایا جائے تو اس میں خلل ڈالو، شاید کہ اس طرح تم غالب آجاؤ۔(۲۶) ان کافروں کو ہم سخت عذاب کا مزا چکھا کر رہیں گے اور جو بدترین حرکات یہ کرتے رہے ہیں، اُن کا پورا پورا بدلہ اُنہیں دیں گے۔(۲۷) وہ دوزخ ہے جو اللہ کے دشمنوں کو بدلے میں ملے گی۔ اسی میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اُن کا گھر ہوگا۔ یہ ہے سزا اُس جرم کی کہ وہ ہماری آیات کا انکار کرتے رہے۔(۲۸) وہاں یہ کافر کہیں گے کہ اے ہمارے رب، ذرا ہمیں دکھا دے اُن جنوں اور انسانوں کو جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا، ہم اُنہیں پاؤں تلے رونڈ ڈالیں گے تاکہ وہ خوب ذلیل وخوار ہوں۔(۲۹) جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے، یقیناً اُن پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور اُن سے کہتے ہیں کہ نہ ڈرو نہ غم کرو، اور خوش ہوجاؤ اُس جنت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔(۳۰) ہم اس دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی۔ وہاں جو کچھ تم چاہو گے تمہیں ملے گا اور ہر چیز جس کی تم تمنا کرو گے وہ تمہاری ہوگی۔(۳۱) یہ ہے ضیافت کا سامان اُس ہستی کی طرف سے جو غفور اور رحیم ہے۔(۳۲) اور اُس شخص سے اچھی بات اور کس کی ہوگی جس نے اللہ کی طرف بلایا اور نیک عمل کیا اور کہا کہ میں مسلمان ہوں۔(آیت:۳۳) اور اے نبی نیکی اور بدی یکساں نہیں ہیں، تم بدی کو اُس نیکی سے دور کرو جو بہترین ہو۔ تم دیکھو گے کہ جس کے ساتھ تمہاری عداوت پڑی ہوئی تھی، وہ جگری دوست بن گیا ہے۔(۳۴) یہ صفت نصیب نہیں ہوتی مگر اُن لوگوں کو جو صبر کرتے ہیں۔ اور یہ مقام حاصل نہیں ہوتا مگر اُن لوگوں کو جو بڑے نصیبے والے ہیں۔(۳۵) اگر تم شیطان کی طرف سے کوئی اکساہٹ محسوس کرو تو اللہ کی پناہ مانگ لو، وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔(حم السجدہ:۲۶تا۳۶)

ابو نصر فاروق

اسلام کے متعلق جو اچھی باتیں لوگ تقریروں میں سنتے ہیں یا کتابوں میں پڑھتے ہیں، جب وہ اپنے سماج میں ان باتوں کو دیکھنا اور اس کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں تو اُن کو شدید مایوسی ہوتی ہے کہ ایسی باتوں کا تو آج کی دنیا میں کہیں کوئی وجود ہے ہی نہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب تصوراتی باتیں ہیں اس لئے عملی دنیا میں ان کا کوئی وجود نہیں ہے۔ اور وہ سنی سنائی باتوں کی بنیاد پر جس اسلام کو اپنائے ہوئے ہیں اُسی پر کسی خدشے اور خوف کے بغیر پورے اطمینان سے عمل کرتے رہتے ہیں۔ انتہا یہ ہے کہ لوگ گناہ کرتے رہتے ہیں اور سمجھتے ہی نہیں کہ اُن کا یہ گناہ اُن کو ایمان اور اسلام سے محروم کیے دے رہا ہے۔ وہ جنت کی جگہ جہنم کے حقدار بن رہے ہیں۔

جب کچھ خیر پسند اور اسلام کا صحیح علم رکھنے والے، لوگوں کو سمجھانے اور سیدھی راہ دکھانے کی کوشش کرتے ہیں تو عام مسلمان جو کسی نہ کسی فرقے سے جڑا ہوا ہے، اُس کے فرقے والے پوری شدت کے ساتھ اُس کو سمجھانے اور قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ جن لوگوں کی باتیں تم نے سنی ہیں وہ خود گمراہ لوگ ہیں۔ نہ اُن کی باتیں سنو، نہ اُن سے دوستی رکھو اور نہ اُن کے ساتھ کوئی تعلق رکھو۔ اس طرح گھپ اندھیرے میں جہاں روشنی کی کوئی کرن نظر آتی ہے تو شیطانی طاقتیں پوری قوت اور زور کے ساتھ اُس روشنی کی کرن کے چاروں طرف گہرے اندھیرے کی چادر تان دیتی ہیں تاکہ اُن کی پیروی کرنے والا جسے اُنہوں نے اپنا غلام بنا رکھا ہے کہیں اُن سے باغی نہ ہوجائے۔ یہ کام صرف ایک فرقے والے نہیں بلکہ اس وقت مسلمانوں کے جتنے فرقے ہیں سب کے سب یہی کر رہے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کو بھی کافر، منافق، فاسق اور گمراہ قرار دے رہے ہیں اور عام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے خلاف ویسے ہی مخالف اور دشمن بنا رہے ہیں جیسے ہمارے ملک میں فرقہ پرست غیر مسلم اپنی قوم کے لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکا کر اُن کے دماغ کو زہریلا بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ اپنے ماننے والوں کو قرآن پڑھنے کی تعلیم نہیں دیتے۔ ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جو اپنے پیچھے چلنے والوں کو قرآن معنی اور مفہوم کے ساتھ پڑھنے سے منع کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ قرآن صرف عالم یا عربی زبان جاننے والا معنی کے ساتھ پڑھ سکتا ہے۔ اس طرح یہ لوگ وہی کام کرتے ہیں جو نبی ﷺ کے زمانے میں کافر اور مشرک لوگ کر رہے تھے۔ اس بات کو نیچے کی آیتوں میں پڑھئے:

منکرین حق کہتے ہیں اس قرآن کو ہرگز نہ سنو اور جب یہ سنایا جائے تو اس میں خلل ڈالو، شاید کہ اس طرح تم غالب آجاؤ۔(۲۶) ان کافروں کو ہم سخت عذاب کا مزا چکھا کر رہیں گے اور جو بدترین حرکات یہ کرتے رہے ہیں، اُن کا پورا پورا بدلہ اُنہیں دیں گے۔(۲۷) وہ دوزخ ہے جو اللہ کے دشمنوں کو بدلے میں ملے گی۔ اسی میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اُن کا گھر ہوگا۔ یہ ہے سزا اُس جرم کی کہ وہ ہماری آیات کا انکار کرتے رہے۔(۲۸) وہاں یہ کافر کہیں گے کہ اے ہمارے رب، ذرا ہمیں دکھا دے اُن جنوں اور انسانوں کو جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا، ہم اُنہیں پاؤں تلے رونڈ ڈالیں گے تاکہ وہ خوب ذلیل وخوار ہوں۔(۲۹) جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے، یقیناً اُن پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور اُن سے کہتے ہیں کہ نہ ڈرو نہ غم کرو، اور خوش ہوجاؤ اُس جنت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔(۳۰) ہم اس دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی۔ وہاں جو کچھ تم چاہو گے تمہیں ملے گا اور ہر چیز جس کی تم تمنا کرو گے وہ تمہاری ہوگی۔(۳۱) یہ ہے ضیافت کا سامان اُس ہستی کی طرف سے جو غفور اور رحیم ہے۔(۳۲) اور اُس شخص سے اچھی بات اور کس کی ہوگی جس نے اللہ کی طرف بلایا اور نیک عمل کیا اور کہا کہ میں مسلمان ہوں۔(آیت:۳۳) اور اے نبی نیکی اور بدی یکساں نہیں ہیں، تم بدی کو اُس نیکی سے دور کرو جو بہترین ہو۔ تم دیکھو گے کہ جس کے ساتھ تمہاری عداوت پڑی ہوئی تھی، وہ جگری دوست بن گیا ہے۔(۳۴) یہ صفت نصیب نہیں ہوتی مگر اُن لوگوں کو جو صبر کرتے ہیں۔ اور یہ مقام حاصل نہیں ہوتا مگر اُن لوگوں کو جو بڑے نصیبے والے ہیں۔(۳۵) اگر تم شیطان کی طرف سے کوئی اکساہٹ محسوس کرو تو اللہ کی پناہ مانگ لو، وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔(حم السجدہ:۲۶تا۳۶)

ان آیتوں میں پہلی بات یہ بتائی جارہی ہے کہ قرآن کی تعلیم سے روکنے والے مومن یا مسلم نہیں کافر ہیں اور اُنہیں جہنم کی سخت سزا دی جائے گی۔ دوسری بات یہ کہ جو لوگ اُن کے پیچھے چل رہے ہیں اور آنکھ بند کر کے اُن کی باتیں مان رہے ہیں جب وہ بھی جہنم میں جانے لگیں گے تو اللہ تعالیٰ سے فریاد کریں گے کہ ''اے ہمارے رب، ذرا ہمیں دکھا دے اُن جنوں اور انسانوں کو جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا، ہم انہیں پاؤں تلے رونڈ ڈالیں گے تاکہ وہ خوب ذلیل وخوار ہوں۔''

تیسری بات یہ بتائی جارہی ہے کہ جن لوگوں نے قرآن کی باتوں پر ایمان لاکر اللہ کو اپنا رب بنا لیا اور اُس کے سوا پوری دنیا سے بے نیاز ہوگئے تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے اُن کے پاس آتے ہیں اور اُنہیں خوش خبری دیتے ہیں کہ اب زندگی میں تمہارے لئے نہ جان کا خوف ہے اور نہ کسی چیز کے نقصان کا غم ہوگا۔ اب ہم زندگی بھر تمہارے ساتھ رہیں گے دنیا سے لے کر آخرت تک۔ اس دنیا کے بعد جب تم دوسری دنیا میں جاؤ گے تو: وہاں جو کچھ تم چاہو گے تمہیں ملے گا اور ہر چیز جس کی تم تمنا کرو گے وہ تمہاری ہوگی۔ یہ ہے ضیافت کا سامان اس ہستی کی طرف سے جو غفور اور رحیم ہے۔

چوتھی بات یہ کہی جارہی ہے کہ جو اللہ کے سچے بندے ہوتے ہیں اُن کی پہچان یہ ہوتی ہے کہ وہ کسی فرقے یا جماعت یا انجمن کی طرف نہیں بلکہ اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں اور وہ ہمیشہ نیکی کے کام کرتے ہیں۔ اُن کی ذات سے کسی بدی کا اظہار ہوتا ہی نہیں ہے۔ اُن سے کسی کو کوئی نقصان پہنچتا ہی نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ نیک عمل کرتے رہتے ہیں اور اُن کی زندگی، اُن کے کام، اُن کے معاملات، اُن کا رکھ رکھاؤ، اُن کی باتیں، اُن کا رویہ اور اُن کا برتاؤ سب گواہی دیتا رہتا ہے کہ یہ سچے مسلمان ہیں۔

پانچویں بات یہ کہی جارہی ہے کہ جب تم سچے اور پکے مسلمان بن گئے تو تم کو نیکی اور بدی میں فرق کرنا چاہئے۔ جو تمہارے پرانے ساتھی ابھی بھی گمراہی میں مبتلا ہیں وہ اب تمہارے دوست نہیں رہیں گے بلکہ دشمن بن جائیں گے۔ لیکن تم اُن کے ساتھ کبھی بھی بداخلاقی کا طریقہ مت اختیار کرنا۔ نیکی اور بدی ایک طرح کی چیز نہیں ہے۔ تم اُن کی برائیوں کا جواب اور بدلہ نیکیوں سے دینا۔ پھر تم دیکھو گے کہ تمہارے رویے سے وہ بھی سچ اور جھوٹ کا فرق پہچان لیں گے اور وہ بھی اپنے پرانے ساتھیوں کو چھوڑ کر تمہارے جگری دوست بن جائیں گے۔

چھٹی بات یہ کہی جارہی ہے کہ جب تم یہ طریقہ اپناؤ گے تو شیطان جو ایمان والوں کا دشمن ہے وہ تم کو بہکائے گا اور اکسائے گا کہ جو لوگ تم کو برا کہہ رہے ہیں، تمہارے ساتھ برائی کر رہے ہیں، تم بھی اُن کو اینٹ کا جواب پتھر سے دو، لیکن تم کبھی بھی ایسا مت کرنا، بلکہ اُس وقت شیطان کی اکساہٹ سے بچنے کے لئے کثرت کے ساتھ اللہ سے توبہ استغفار کرتے رہنا۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا اور تم کو گمراہ ہونے سے بچالے گا۔ وہ اپنے بندوں کی ہر وقت نگرانی اور حفاظت کرتا رہتا ہے۔ نیک بننے والوں کا مددگار اللہ تعالیٰ بن جاتا ہے اور اُن سے دشمنی کرنے والوں کی بدمعاشی کا بدلہ بھی وہی دیتا ہے۔

جن لوگوں نے اپنے رب کی دعوت قبول کر لی، اُن کے لئے بھلائی ہے اور جنہوں نے اسے قبول نہ کیا وہ اگر زمین کی ساری دولت کے بھی مالک ہوں اور اتنی ہی اور فراہم کرلیں تو وہ خدا کی پکڑ سے بچنے کے لئے اس سب کو فدیے میں دے ڈالنے کے لئے تیار ہوجائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن سے بری طرح حساب لیا جائے گا، اور اُن کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ بہت ہی برا ٹھکانہ۔(الرعد:۱۸)

رب کی دعوت قبول کرنے کا مطلب ہے قرآن کی باتیں ماننا اور اُن پر عمل کرنا۔ جو لوگ ایسا نہ کریں غور کیجئے کہ اوپر کی آیت میں اللہ تعالیٰ اُن کے متعلق کیا فرما رہا ہے؟ جو لوگ قرآن کے احکام اور اُن کی پیروی کرنے سے غافل ہو کر صرف دنیا اور دولت کمانے میں لگے ہوئے ہیں اُن کا کیا انجام ہونے والا ہے؟ اور جو لوگ دین کے نام پر قرآن کی تعلیم دینے کی جگہ عام مسلمانوں کو جن بیکار کی باتوں میں الجھانے میں لگے ہوئے ہیں وہ اُن کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کر رہے ہیں یا عداوت اور دشمنی کر رہے ہیں؟ قرآن یہ بھی کہتا ہے کہ مومن مومن کا بھائی ہے۔ اہل ایمان کو اپنا بھائی سمجھ کر اُن کی ہمدردی اور خیر خواہی میں اُن کو نصیحت کرنے، اُن کو صحیح راستہ دکھانے اور گمراہی سے بچانے کی کوشش کی جاتی ہے اور دین کے نام پر اُن کے ساتھ جو لوگ فراڈ کر رہے ہیں جب اُن کے کالے کرتوتوں کا پردہ فاش کیا جاتا ہے، تو یہ لوگ نصیحت کرنے والے کو کافر اور گمراہ بتا کر اور اُس کے خلاف محاذ کھول کر مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسائے رکھنے میں اور تیزی دکھانے لگتے ہیں۔ دین مبین اور مسلم ملت کے ساتھ یہ اُن کی ہمدردی اور دوستی ہے یا عداوت اور دشمنی؟

بات یہ کہی جارہی ہے کہ یہ اچھا اور دل موہ لینے والا طور طریقہ نقلی مذہب پر چلنے والوں میں کبھی پیدا ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ یہ صفت تو صرف اُن لوگوں کے اندر پیدا ہوتی ہے جو اللہ کے نام پر دین کی راہ میں آنے والی ہر آزمائش اور پریشانی کا سامنا ڈٹ کر بہادری کے ساتھ کرتے ہیں۔ حسین عمل کا یہ مقام صرف اُن لوگوں کو نصیب ہوتا ہے جو بڑے نصیبے والے ہیں۔

خدا کے واسطے غفلت کی نیند سے جاگئے اور اپنی دنیا اور آخرت کو برباد ہونے سے بچانے کی فکر کیجئے۔ جب موت کا فرشتہ آکر آپ کو دنیا سے لے جائے گا اور اگر اُس وقت آپ کو ہوش آیا تو بیکار رہو گا کیونکہ قرآن کہتا ہے: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تمہارے مال اور تمہاری اولادیں تم کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں، جو لوگ ایسا کریں وہی خسارے میں رہنے والے ہیں۔(۹) جو رزق ہم نے تم کو دیا ہے اُس میں سے خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کی موت کا وقت آجائے اور اُس وقت وہ کہے کہ اے میرے رب کیوں نہ تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور دے دی کہ میں صدقہ دیتا اور صالح لوگوں میں شامل ہوجاتا۔(۱۰) حالانکہ جب کسی کی مہلت عمل پوری ہونے کا وقت آجاتا ہے تو اللہ اُس کو ہرگز مزید مہلت نہیں دیتا، اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اُس سے باخبر ہے۔(منافقون:۹تا۱۱)

اے غافل انسان سنبھل جا
شیطاں کی چالوں سے نکل جا
موت سے کوئی بچ نہ سکا ہے
تو بھی اس سے بچ نہ سکے گا
قبر میں جب تو تنہا ہوگا
تیری مدد کو کون آئے گا
اپنے سب بیگانے ہوں گے
حشر میں پھر تو پچھتائے گا

8298104514

قرآن اور رمضان کے روزے: نفس کی بندگی سے چھٹکارا دلاتے ہیں...!

حقیقت یہ ہیکہ روزہ ہمارے اندر یہ احساس پیدا کرتا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ ہمیں ہر آن دیکھ رہا ہے'' یہ احساس ہر ایک ایمان والے روزدار کی کامیابی کے لئے بیحد ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ کا ہر لمحہ ہر وقت ہم پر نظر رکھنے کا احساس ختم ہوا، یا پھر اس میں کمی واقع ہوگئی تو پھر انسان شیطان کے ہتے چڑھ جاتا ہے۔ چنانچہ یہی وہ احساس ہے کہ روزے کے ذریعہ اہل ایمان کے قلب وذہن، فکر ونظر میں روحانی ارتقاء کا سامان فراہم کر دیا جاتا ہے اور روزے کا مقصود بھی یہی ہے۔ مثلاً روزہ کی حالت میں انسان اگر کچھ چھپ چھپا کر کھا پی لے تو اسے دیکھنے والا کوئی نہیں رہتا لیکن ایک صائم (روزہ دار) ایسا عمل ہرگز ہرگز نہیں کرتا کیونکہ روزے کے ذریعہ خیرامت کیا فراد اس اونچے مقام پر پہنچ جاتے ہیں کہ کوئی دیکھے نہ دیکھے، خدا کی ذات کا ان پر نظر رکھا جانا انہیں ہمیشہ یاد دلاتے رہتا ہے کہ اللہ کی نافرمانی سے مجتنب رہا جائے! اس طرح ''إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا'' یقین جانو کہ اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔(سورہ النساء آیت 1) کی کیفیت کے ساتھ ان کے شب وروز گزرنے لگتے ہیں روزہ ایمان والوں کے اندر اجتماعیت کے علاوہ نظم کا پابند اور احکام الٰہی کا خوگر و نفس کی بندگی سے اجتناب کی طرف مائل کرتا ہے، کیونکہ سحر وافطار کا جو بھی وقت متعین ہوتا ہے اس کی پابندی سب لوگوں پر لازم ہوتی ہے......!!! اپنی مرضی و سہولت کا اس میں ہرگز کوئی دخل نہیں ہوتا، اس طرح ان کی زندگی سے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی تصویر صاف طور پر ظاہر ہوتی ہے جو مومنوں کے اوصاف میں داخل ہے، اور زندگی میں ہر کام وقت پر کرنے کی اچھی طرح مشق ہوجاتی ہے، اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم فرمایا ہے کہ ''وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ'' (سورہ البقرہ آیت 187)۔

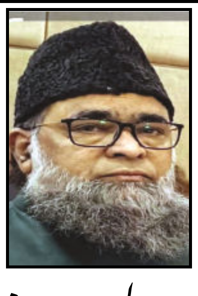

محمد عبدالحفیظ اسلامی

حقیقت یہ ہیکہ روزہ ہمارے اندر یہ احساس پیدا کرتا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ ہمیں ہر آن دیکھ رہا ہے'' یہ احساس ہر ایک ایمان والے روزدار کی کامیابی کے لئے بیحد ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ کا ہر لمحہ ہر وقت ہم پر نظر رکھنے کا احساس ختم ہوا، یا پھر اس میں کمی واقع ہوگئی تو پھر انسان شیطان کے ہتے چڑھ جاتا ہے...... چنانچہ یہی وہ احساس ہے کہ روزے کے ذریعہ اہل ایمان کے قلب وذہن، فکر ونظر میں روحانی ارتقاء کا سامان فراہم کر دیا جاتا ہے اور روزے کا مقصود بھی یہی ہے۔ مثلاً روزہ کی حالت میں انسان اگر کچھ چھپ چھپا کر کھا پی لے تو اسے دیکھنے والا کوئی نہیں رہتا لیکن ایک صائم (روزہ دار) ایسا عمل ہرگز ہرگز نہیں کرتا کیونکہ روزے کے ذریعہ خیرامت کیا فراد اس اونچے مقام پر پہنچ جاتے ہیں کہ کوئی دیکھے نہ دیکھے، خدا کی ذات کا ان پر نظر رکھا جانا انہیں ہمیشہ یاد دلاتے رہتا ہے کہ اللہ کی نافرمانی سے مجتنب رہا جائے! اس طرح ''إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا'' یقین جانو کہ اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔(سورہ النساء آیت 1) کی کیفیت کے ساتھ ان کے شب وروز گزرنے لگتے ہیں روزہ ایمان والوں کے اندر اجتماعیت کے علاوہ نظم کا پابند اور احکام الٰہی کا خوگر و نفس کی بندگی سے اجتناب کی طرف مائل کرتا ہے، کیونکہ سحر وافطار کا جو بھی وقت متعین ہوتا ہے اس کی پابندی سب لوگوں پر لازم ہوتی ہے......!!! اپنی مرضی وسہولت کا اس میں ہرگز کوئی دخل نہیں ہوتا، اس طرح ان کی زندگی سے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی تصویر صاف طور پر ظاہر ہوتی ہے جو مومنوں کے اوصاف میں داخل ہے، اور زندگی میں ہر کام وقت پر کرنے کی اچھی طرح مشق ہوجاتی ہے، اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم فرمایا ہے کہ ''وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ'' (سورہ البقرہ آیت 187) اس طرح سارے لوگ ایک ہی وقت میں سحر کرتے ہیں اور وقت متعینہ پر ختم کرتے اور دن بھر روزہ رکھتے ہوئے شام کے ایک مقررہ وقت پر افطار کرتے ہیں گویا کہ یہ ایک عظیم اجتماعیت کا عملی مظاہرہ ہے اور نظم کی پابندی ہے، جو اہل ایمان سے صبح وشام کروائی جارہی ہے۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ نے یہ تاکید فرمائی کہ ''تسحر وا و فان فی السحور برکۃ'' (بخاری)

نبی نے فرمایا سحری کھاؤ اس لئے کہ سحری میں برکت ہے اور اسی طرح افطار کے سلسلہ میں بھی آپ نے رہنمائی فرمادی، جس کے راوی حضرت سہیل بن سعد ہیں جس میں فرمایا گیا۔ عن سھل بن سعید: ان رسول اللہ ''قال لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر'' (بخاری) حضرت سہیل بن سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ لوگ (اہل ایمان) اچھی حالت میں رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔ گویا اس سے یہود کی ایجاد کردہ بدعات سے بچایا جارہا ہے کیونکہ ان کی مختلف بدعات میں یہ بات بھی شامل تھی کہ افطار میں تاخیر کی جائے۔

اس طرح رمضان کے روزے نفس کی بندگی، طبع ذات selfcreated method اور من گھڑت fabricated طریقوں سے چھٹکارا دلاتے اور نظم کا پابند بناتے اور مضبوط اجتماعیت کا درس دیتے ہیں؛ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کے ارشادات کا پابند بناتے ہوئے بدعات سے بچنے کی تعلیم بھی دیتے ہیں۔ اس طرح خیرامت کے افراد میں نکھار پیدا ہوتا ہے تاکہ ایک صالح معاشرہ وجود میں آئے علاوہ ازیں روزہ کے ذریعہ لوگوں کے اندر خدمت خلق کا جذبہ ابھر کر آتا ہے اور روزہ کا مطلوب بھی یہی ہے کہ اس کے ذریعہ معاشرے میں ہمدردی کا رجحان اور نیکیوں کی لہر پیدا ہو، غریب ونادار بیوہ ولاچار، یتیم وبے سہارا لوگوں کیلئے راحت رسانی کا سلسلہ جاری رہے اور اس کے ساتھ ساتھ عمل خیر کا کام آگے بڑھتا رہے، اسی لئے رسول اللہ نے صدقات، وخیرات رشتہ داروں کی مدد اور عام مسلمانوں اور انسانوں کی خدمت کیلئے بہت زیادہ زور دیا ہے اور اس کے صلہ میں جو اجر عظیم اللہ کی طرف سے عطا کیا جائے گا اس کی نشاندہی بھی فرمادی تاکہ لوگ خیرات کے عمل میں سبقت لے جائیں۔ اس طرح رمضان مبارک میں روزے کے ذریعہ خیر خیرات لوگوں کو نفع پہنچانا غربا ومساکین؛ یتیموں بیواوں کی خبر گیری وغیرہ، نیکیوں کی ایک بہار ہر طرف چھا جاتی ہے، پھر اس سے آگے رات کا قیام بھی ضروری قرار دیا جسے ''قیام لیل'' کہا جاتا ہے یوں تو عام دنوں میں نماز پنجگانہ تو ہر مسلمان کیلئے لازمی شرط ہے اور یہ چیز ایمان وکفر میں امتیاز پیدا کرنے والی ہے، لیکن اہل ایمان کو مزید روحانی قوت عطا فرمانے اور اللہ تعالیٰ سے رابطہ میں مزید اضافہ ہو، اس کا قرب حاصل ہو، اس کے لئے یہ طریقہ بتلایا گیا کہ رمضان کی راتوں میں قیام الیل ''تراویح پڑھی'' جائے اور اس میں قرآن حکیم کو خوب پڑھا اور سنا جائے تاکہ اس (دستور حیات) کے احکامات کی یاددہانی ہوجائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ اللہ نے اپنے بندوں کی ہدایت کا سامان فراہم کرنے کیلئے محمد کے قلب اطہر پر قرآن مجید نازل فرمایا، لہٰذا اس کی تلاوت کی جائے اسے سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے اور اس کی دعوت کو عام کیا جائے اور بندگان خدا تک اسے پہنچایا جائے تاکہ عام ؟الناس کو حق وباطل میں فرق معلوم ہوجائے۔ اس وقت قرآن کی دعوت کو عام کرنے کی الحمدللہ بہت کچھ سعی ہورہی ہے اور اس کے اچھے نتائج بھی ظاہر ہورہے ہیں، لیکن یہ کام خلفاء※ راشدین صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور بعد کے اسلاف کے دور میں جس تیزی کے ساتھ آگے بڑھا اب وہ کیفیت پائی نہیں جاتی شائد یہ ہماری تربیت میں کچھ کمی ہے یا فکر ونظر کی کوتاہی "intellectual failure" ہوسکتی ہے......! آج ہم نے (الا ماشاء اللہ) قرآن حکیم کو صرف ثواب حاصل کرنے کی حد تک محدود کر دیا ہے، یا پھر کچھ خاص لوگ ہی اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں!!! حقیقت تو یہ ہے کہ قرآن حکیم کو سارے انسانوں کی ہدایت کے لیئے اسی ماہ مبارک میں نازل کیا گیا ہے لہٰذا اسکے مضامین کو عام کیا جانا ضروری ہے، اسے سمجھ کر پڑھنے کی طرف عام مسلمانوں کو راغب کیا جانا بھی اشد ضروری ہے، ورنہ قرآن کی تعلیمات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین، اہل ایمان کی زندگی سے نکلتے چلے جائیں گے، نتیجتاً، عام مسلمان اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پرواہ کیئے بغیر ''تطہیر نفس و تزکیہ نفس'' کے مسنون طریقوں سے بے گانہ ہوکر، خودساختہ artificial/manufactured اور غیر مسنون طریقوں کو اس کی جگہ رائج کر کے قرآن وحدیث اور روش صحابہ ؟ اور علماء※ حق سیاپنا فاصلہ بڑھالیں گے اور الا ماشاللہ عملاً ایسا ہو بھی رہا ہے، جو ایک غور طلب چیز ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اصلاح نفس، ارتقاء※ باطن وظاہری حسنات کے حصول کیلئے قرآن مجید وفرقان حمید جیسی کتاب اور رسول اللہ ؟ کی سنت وسیرت اور آپ کے تربیت یافتہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے شب وروز سے بڑھ کر کوئی دوسری چیز کارگر نہیں ہوسکتی کیونکہ قرآن مجید لوگوں کو ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے۔ گمراہی سے بچاتا ہے راہ ہدایت دکھاتا ہے اور اسی طرح رسول اللہ ؟ کے ارشادات گرامی اللہ تعالیٰ کے منشا کو واضح کرتے ہیں اور اللہ کی رضا وخوشنودی divine pleasure تک پہنچا دیتے ہیں، یہ قرآن حکیم کا ہی کرشمہ تھا اور رسول اللہ ؟ کی تعلیمات ہی کا نتیجہ تھا کہ عرب کے جاہل لوگ جو اپنی ننھی ننھی لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیا کرتے تھے وہ لڑکیوں کی قدر کرنے والے بنے، زنا، چوری، ڈاکہ زنی، یتیم کا مال کھانا، بیواوں پر زبردستی قابض ہونا، شراب خوری، جوا، آپسی لڑائیاں، قتل وخون غارت گری ان ساری چیزوں کے خاتمہ کیلئے قرآن ہی وہ بنیادی چیز تھی جو ان کے اندر صالح تبدیلی پیدا کردی اور رسول اللہ کی تعلیمات نے ہی ان کی زندگیوں میں ایک صالح انقلاب عظیم برپا کر دیا۔ الغرض رمضان المبارک ہمیں یہ موقع عطا کرتا ہے کہ ہم اس ماہ کی رحمتوں برکتوں اور مغفرتوں؛ جہنم سے چھٹکارا حاصل کرنے کی ساعتوں سے فائدہ اٹھائیں اور قرآن حکیم کی خوب تلاوت کریں اور ہمارے علماء※ کرام ومفسرین عظام نے منشا خداوندی اور دین اسلام کی باتوں کو عام کرنے کیلئے قرآن حکیم کے ہماری مادری زبان میں تراجم کر دیئے ہیں اور اس کے مفاہیم کو عام کرنے کیلئے آسان سیاسان تفسیریں لکھ چکے، اس کے علاوہ محدثین کرام نے بھی اس کام میں اپنا بھرپور تعاون پیش کیا اور الحمدللہ اس ملک میں جماعت اسلامی نے ملک کی تقریباً ہر زبان میں قرآن حکیم کے تراجم وتفسیر کرا چکی اور اسلامی لٹریچر پر مشتمل بہت سارا مواد عام الناس کے لیے مہیا کر دیا؛ دیگر مشہور ومقبول اور معروف مفسرین کے ترجمے وتفاسیر بھی منظر عام پر آچکے ہیں جس کی قدر کرنی چاہئے اور ان تراجم وتفاسیر کو عام مسلمانوں کے علاوہ برادران وطن تک بھی پہنچانا ہم سب کی ذمہ داری ہے کیونکہ یہ کتاب مجید ''ھدی للناس'' اور ''الفرقان'' ہے جو رمضان کے مہینے کے آخری عشرے کی برکت والی رات شب قدر میں نازل ہوئی ہے۔ آیئے ان شاءاللہ، اس رمضان مبارک میں یہ ارادہ کرلیں کہ ہم قرآن مجید سے اپنے کو رجوع turn to the qran کرلیں گے خود پڑھیں گے سمجھیں گے عمل کریں گیا پنے نوجوان نسلوں کو پڑھائیں گے اور انہیں اس سے جوڑ دیں گے اور محلوں کی مساجد میں اسکے دروس کا اہتمام کرنے کی خلوص نیت کے ساتھ کوشیش کریں گے، اور اپنے گھروں کو اس کی تعلیم سے پرنور بنائیں گے۔ آج ہر مسلمان عاقل وبالغ مرد وخواتین کے دل ودماغ میں یہ بات بیٹھا دی جائے کہ ''قرآن وحدیث کی دعوت کو لے کر اٹھو اور پوری دنیا پر چھا جاؤ'' جس طرح قرون اولی early times میں اللہ کے پسندیدہ لوگوں (سلف صالحین) نے بے خوف ہوکر دین پر پورے طور پر چلتے ہوئے اس کی اقامت کے لئے جدوجہد فرمائی تھی، اور اپنے اس سعی وعمل میں کامیاب بھی ہو گئے۔ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَهُ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَارْزُقْنَا اجْتِنَابَهُ۔ آمین

خطیب مسجد صالحہ قاسم
وسینئر کالم نگار حیدرآباد
9849099228

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوھیانامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

انسانی وحدت اور اسلام کا آفاقی پیغام

گلوبل ولیج کا تصور جدید دور کی پیداوار سمجھا جاتا ہے، مگر درحقیقت یہ انسانی تاریخ کے ایک طویل ارتقائی سفر کا نتیجہ ہے۔ آج انٹرنیٹ، سیٹلائٹ اور تیز رفتار ذرائع ابلاغ نے دنیا کو ایک گاؤں کی شکل دے دی ہے، مگر اگر ہم ساتویں صدی عیسوی کے عالمی منظرنامے پر نگاہ ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ انسانیت پہلی بار حقیقی معنوں میں باہم جڑنے لگی تھی۔ رومی اور فارسی سلطنتیں وسیع جغرافیوں پر محیط تھیں، شاہراہِ ریشم مشرق ومغرب کو ملاتی تھی، بحری تجارت عرب، افریقہ اور ایشیا کو قریب لا رہی تھی، اور علمی وفکری تبادلہ بڑھ رہا تھا۔ دنیا مکمل طور پر مربوط نہیں ہوئی تھی، مگر ''عالمی شعور'' کی بنیادیں رکھ دی گئی تھیں۔ ایسے دور میں اگر کوئی پیغام خود کو محض ایک قبیلے یا خطے تک محدود نہ رکھے بلکہ پوری انسانیت کو مخاطب کرے، تو یہ محض مذہبی دعویٰ نہیں بلکہ تاریخی تقاضا بن جاتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں اسلام کے عالمگیر تصور کو سمجھنا ضروری ہے۔

اسلام کا لفظی معنی ''سلامتی'' اور ''اطاعت'' ہے یعنی انسان کا اپنے خالق کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینا، تاکہ وہ داخلی اور خارجی امن حاصل کر سکے۔ یہ کسی خاص نسل یا قوم کا مذہب نہیں بلکہ وہی ابدی دین ہے جو حضرت آدمؑ سے شروع ہو کر حضرت نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ تک جاری رہا۔ قرآن مجید اس تسلسل کو واضح کرتے ہوئے اعلان کرتا ہے کہ تمام انبیاء کا بنیادی پیغام ایک تھا: توحید، عدل، اخلاق اور آخرت کی جواب دہی۔ ساتویں صدی میں انسانیت ایک نئے مرحلے میں داخل ہو رہی تھی۔ زبانوں کی تدوین ہو چکی تھی، کاغذ سازی چین سے ہوتی ہوئی عالمِ اسلام تک پہنچ رہی تھی، اور تحریری مواد محفوظ کرنے کے بہتر ذرائع میسر آرہے تھے۔ بعد کے ادوار میں طباعت کی ایجاد نے علم کو ناقابلِ تحریف بنا دیا۔ ایسے میں اگر کوئی آسمانی کتاب اپنے محفوظ رہنے کا دعویٰ کرے تو یہ تاریخی اعتبار سے ممکن نظر آتا ہے۔ قرآن مجید کے بارے میں مسلمانوں کا ایمان ہے کہ نزولِ وحی کے ساتھ اسے نہ صرف لکھا گیا بلکہ ہزاروں افراد نے اسے زبانی یاد کیا، یوں تحریف کے امکانات کم سے کم ہوگئے۔ یہ نکتہ قابلِ غور ہے کہ سابقہ کتب زیادہ تر مخصوص قوموں کے لیے تھیں، اور ان کی حفاظت کا نظام محدود تھا۔ چنانچہ وقت کے ساتھ اختلافات اور اضافے پیدا ہوئے۔ بائبل کی مختلف تراجم اور نسخے اس تاریخی عمل کی مثال ہیں۔ اس کے برعکس، اسلام کا دعویٰ ہے کہ اب ہدایت مکمل ہو چکی ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گی۔

دنیا کے کئی مذہبی متون میں ایک آنے والے رہنما یا مصلح کا ذکر ملتا ہے۔ انجیل یوحنا میں ''مددگار'' یا ''پیرکلیطوس'' کا تصور، بھوشیہ پران اور اتھروید میں بعض اشارات، اور تری پٹک میں مستقبل کے ''میتریہ'' کا خیال یہ سب انسانی شعور میں ایک کامل رہنما کی امید کو ظاہر کرتے ہیں۔ اگرچہ ان کی تفسیری جہات مختلف ہیں، مگر ایک مشترک پہلو یہ ہے کہ انسانیت کسی حتمی رہنمائی کی منتظر تھی۔ اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ ''خاتم النبیین'' ہیں۔ اس تصور کا مطلب یہ نہیں کہ ہدایت کا دروازہ بند ہو گیا، بلکہ یہ کہ نبوت کی تکمیل ہو چکی ہے اور اب اصولی پیغام مکمل صورت میں موجود ہے۔ اس کے بعد انسانی عقل اور اجتہاد کو اسی جامع اصول کے دائرے میں رہ کر رہنمائی حاصل کرنی ہے۔ اگر دنیا ایک گاؤں بن رہی تھی تو اخلاقی قانون بھی ایسا ہونا چاہیے تھا جو عالمی ہو۔ اسلام کا پیغام یہی ہے کہ تمام انسان برابر ہیں، کسی عربی کو عجمی پر اور کسی گورے کو کالے پر فضیلت نہیں مگر تقویٰ کی بنیاد پر۔ یہ اعلان اُس دور میں ہوا جب نسلی اور قبائلی تفاخر عام تھا۔ اسلام نے بین الاقوامی تعلقات کے اصول، جنگ وامن کے ضابطے، تجارت کے قواعد، اور انسانی حقوق کے بنیادی تصورات پیش کیے۔ یہ سب ایسے وقت میں جب دنیا مختلف سلطنتوں کے زیرِ اثر تھی اور ایک عالمی اخلاقی معیار کی ضرورت شدت سے محسوس ہو رہی تھی۔

تقریباً تمام مذاہب آخرت اور جواب دہی کا تصور پیش کرتے ہیں۔ اگر انسانی زندگی کا ایک حتمی انجام ہے تو رہنمائی کا بھی ایک مکمل مرحلہ ہونا چاہیے۔ ایک لامتناہی سلسلۂ نبوت انسانی ذہن کو غیر یقینی میں رکھتا، مگر ایک آخری اور جامع پیغام انسان کو واضح سمت دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام ختمِ نبوت کو فکری استحکام کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ آج جب ہم ڈیجیٹل عہد میں جی رہے ہیں اور دنیا حقیقی معنوں میں گلوبل ولیج بن چکی ہے، تو اسلام کا عالمگیر پیغام مزید نمایاں ہو کر سامنے آتا ہے۔ ایک خدا، ایک انسانی خاندان، ایک اخلاقی معیار یہ تصورات عالمی ہم آہنگی کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ قرآن ''یا ایہا الناس'' کہہ کر پوری انسانیت کو مخاطب کرتا ہے، نہ کہ کسی خاص قوم کو۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا پیغام جغرافیائی حدود سے ماورا ہے۔ تاریخ کا مطالعہ، مذہبی متون کا تقابل، اور انسانی ارتقاء کا جائزہ یہ سب ایک مربوط تصویر پیش کرتے ہیں۔ دنیا ایک ہونے لگی تھی، اس لیے پیغام بھی عالمگیر ہوا۔ تحریری ذرائع محفوظ ہو چکے تھے، اس لیے کتاب محفوظ رہی۔ انسانیت انجام کی طرف بڑھ رہی تھی، اس لیے ہدایت مکمل ہوئی۔ یوں گلوبل ویلج کا ابتدائی تصور اور ختمِ نبوت کا عقیدہ ایک دوسرے سے جدا نہیں بلکہ ایک ہی تاریخی وفکری تسلسل کے دو پہلو معلوم ہوتے ہیں۔ اسلام کا مفہوم سلامتی، اطاعت اور عالمگیر وحدت اسی تسلسل کا عملی اظہار ہے۔

قومی ترقی کیلئے سائنسی تحقیق اور اختراعی سوچ ناگزیر: پروفیسر اجے تنیجا

لینگویج یونیورسٹی میں قومی سائنس ڈے کی مناسبت سے تین روزہ سائنسی ورکشاپ کا آغاز

لکھنؤ (پریس ریلیز): خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے سائنس فیکلٹی کی جانب سے قومی سائنس ڈے کی مناسبت سے تین روزہ رکشاپ کا آغاز کیا گیا۔ یہ ورکشاپ قومی سائنس ڈے کی تقریبات کی سلسلہ وار کڑی کے طور پر منعقد کی جارہی ہے جس کا مقصد طلبہ میں سائنسی فکر، اختراع اور تحقیقی ثقافت کو فروغ دینا ہے۔ اس ورکشاپ کی کنوینر سائنس فیکلٹی کی ڈین پروفیسر تطہیر فاطمہ نے اپنے استقبالیہ خطاب میں قومی سائنس ڈے کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ دن ہمیں سائنسی طرزِ فکر، تحقیق اور جدت طرازی کو فروغ دینے کی تحریک دیتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس نوعیت کی ورکشاپس طلبہ میں عملی علم، تکنیکی مہارت اور تحقیقی صلاحیتوں کو مضبوط بناتی ہیں۔ اس ورکشاپ کی صدارت کرتے ہوئے یونیورسٹی کے معزز وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے اپنے پُراثر خطاب میں کہا کہ ہمیں مقامی سطح پر سوچنا اور عالمی سطح پر عمل کرنا چاہیے۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ قومی سائنس ڈے ہمیں یہ احساس دلاتا ہے کہ کسی بھی ملک کی حقیقی ترقی اس وقت ممکن ہے جب وہاں کے سائنس داں

اور نوجوان مقامی مسائل کو سمجھ کر ان کے سائنسی اور پائیدار حل تلاش کریں۔ انھوں نے کہا کہ ہمارے ارد گرد بے شمار سماجی، ماحولیاتی، زرعی اور صنعتی مسائل موجود ہیں، جن کے حل کے لیے جدید سائنسی تحقیق، اختراعی سوچ اور عملی تجربات کی اشد ضرورت ہے۔ اگر طلبہ اور محققین مقامی سطح پر درپیش چیلنجز کی نشاندہی کر کے عالمی معیار کے مطابق تحقیق کریں تو نہ صرف ان مسائل کا مؤثر حل ممکن ہے بلکہ اس کے ذریعے عالمی سطح پر بھی ہندوستان کی سائنسی شناخت کو مضبوط بنایا جاسکتا ہے۔ پروفیسر اجے تنیجا نے طلبہ کو تلقین کی کہ وہ محض نصابی تعلیم تک خود کو محدود نہ رکھیں بلکہ سائنسی آلات اور جدید تکنیکوں کے عملی استعمال کے ذریعے تحقیق کے میدان میں قدم رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسی ورکشاپس طلبہ میں سائنسی تجسس، تخلیقی صلاحیت اور اختراعی سوچ کو فروغ دیتی ہیں، جو مستقبل میں قومی ترقی اور سماجی فلاح کے لیے سنگِ میل ثابت ہوسکتی ہیں۔ انھوں نے امید ظاہر کی کہ اس تین روزہ ورکشاپ کے ذریعے طلبہ نہ صرف جدید سائنسی آلات سے واقف ہوں گے بلکہ تحقیق کے نئے امکانات بھی تلاش کریں گے اور ملک و معاشرے کی خدمت میں نمایاں کردار ادا کریں گے۔

اس ورکشاپ کے مہمانِ خصوصی ڈاکٹر منوج کمار، پرنسپل سائنٹسٹ، سی ایس آئی آر انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹاکسی کولوجی ریسرچ، لکھنؤ نے اپنے جامع اور بصیرت افروز خطاب میں ماحولیاتی زہریلا پن، خرد حیاتیاتی حیاتیاتی ٹیکنالوجی اور پائیدار سائنسی حل جیسے اہم موضوعات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا کہ موجودہ دور میں ماحولیاتی آلودگی، بالخصوص بھاری دھاتوں کی آلودگی، انسانی صحت اور قدرتی نظام دونوں کے لیے ایک سنگین خطرہ بنتی جارہی ہے، جس کے مؤثر تدارک کے لیے سائنسی تحقیق اور جدید تکنیکی طریقوں کا بروقت استعمال ناگزیر ہو چکا ہے۔ انہوں نے خرد حیاتیات (مائیکروبیالوجی) اور حیاتیاتی ٹیکنالوجی کے کردار کو اجاگر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح مفید خرد نامیے کے ذریعے زہریلے عناصر کو بے ضرر بنانے، ماحول کی صفائی اور آلودہ علاقوں کی بحالی جیسے اقدامات ممکن ہیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے اینٹی مائیکروبیل مزاحمت کو عصرِ حاضر کا ایک سنگین عالمی مسئلہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اگر اس پر فوری توجہ نہ دی گئی تو آئندہ برسوں میں عام بیماریوں کا علاج بھی مشکل ہو جائے گا۔ ڈاکٹر منوج کمار نے غذائی تحفظ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ محفوظ، معیاری اور غذائیت سے بھرپور خوراک کی فراہمی کسی بھی معاشرے کی صحت مند ترقی کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے سائنسی تحقیق، جدید ٹیکنالوجی اور مضبوط پالیسی سازی کی اشد ضرورت ہے۔ انھوں نے نوجوان محققین اور طلبہ کو ترغیب دی کہ وہ سماج کے حقیقی مسائل کو اپنی تحقیق کا محور بنائیں اور ایسی اختراعی اور پائیدار سائنسی راہیں تلاش کریں جو انسانی فلاح، ماحولیاتی تحفظ اور قومی ترقی میں مؤثر کردار ادا کر سکیں۔ یہ ورکشاپ ہوم سائنس، بایوٹیکنالوجی، نباتیات، مائیکروبیالوجی، حیوانیات اور کیمیا کے شعبوں کے اشتراک سے اور آئی ٹی ایل ایس اکیڈمی کے تعاون سے منعقد کی جارہی ہے۔ تین روزہ اس ورکشاپ کے دوران مختلف تکنیکی نشستوں، عملی مظاہروں اور تبادلۂ خیال کے سیشنز کے ذریعے شرکا کو جدید سائنسی آلات اور تکنیکوں کی عملی تربیت فراہم کی جائے گی۔ قومی سائنس ڈے کے موقع پر منعقد ہونے والی یہ ورکشاپ یونیورسٹی میں سائنسی شعور، اختراع اور تحقیقی ثقافت کو مضبوط بنانے کی سمت ایک اہم قدم ثابت ہوگی۔

اسمارٹ کلاسیز پر مبنی اساتذہ کے دسویں بیچ کی دو روزہ تربیت اختتام پزیر

فتحپور، بارہ بنکی (محمد نسیم ندوی) ضلع کے محکمۂ بنیادی تعلیم کے اساتذہ کی ضلع تعلیم و تربیت ادارہ (ڈائٹ گنیش پور میں جاری دو روزہ اسمارٹ کلاسیز ٹریننگ کے دسویں بیچ کی تربیت آج اختتام پزیر ہوئی۔ پی ایم شری اسکیم کے تحت مرکزی حکومت کے محکمۂ تعلیم کے ذریعہ ریاست اتر پردیش میں منتخب بیسک ایجوکیشن بورڈ کے ضلع میں منظور شدہ اسمارٹ کلاسیز والے اسکول کے اساتذہ جن میں جونیئر ہائی اسکول، کمپوزٹ اسکول اور کستوربا گاندھی ودیالیہ شامل ہیں ایسے اسکول کے دو۔ دو اساتذہ کو ضلع کے سبھی بلاک کے اسکولوں سے اسمارٹ کلاسیز ٹریننگ کے لئے نامزد کیا گیا ہے۔ ان اساتذہ کی دو روزہ تربیت گزشتہ ایک ماہ سے بیچ وار جاری ہے۔ آج 150 اساتذہ پر مشتمل دسویں بیچ کے اختتامی تقریب سے اسسٹینٹ ڈائریکٹر و پرنسپل ڈائٹ مسٹر امت کمار یادو نے خطاب کرتے ہوئے آئی سی ٹی کے مؤثر و منفی دونوں پہلوؤں پر اثر انداز روشنی ڈالی۔ نوڈل لیکچرر مسٹر لال چند نے اشتراک کرنے والے تمام اساتذہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ اسمارٹ کلاسیز کے اس دو روزہ تربیتی پروگرام کے دسویں بیچ میں ضلع کے سبھی ترقیاتی بلاک کے 150 چھوٹے ہوئے بیسک ایجوکیشن ٹیچرس شامل رہے۔

پہلے دن کی تربیت ماسٹر ٹرینرز مسٹر محمد آصف نے اسمارٹ کلاسیز لیب، اے آئی، اور دیگر ٹولس کے بارے میں اساتذہ ٹریننگ دی۔ ہارڈ ویئر انجینئر مسٹر علی نظامی نے کمپونینٹ آف اسمارٹ کلاس، آئی پی، آئی پریپ کے استعمال اور اس کے رکھ رکھاؤ کی تربیت اساتذہ کو فراہم کرائی۔ جس میں اساتذہ نے بھی خوب دلچسپی دکھائی۔ ٹیچر ایم آئی نادم نے بتایا کہ اس موقع پر ڈائٹ لیکچرر مسٹر مہیندر کمار یادو، ظہیر احمد، آشیش ورما کے علاوہ ڈائٹ کے اسٹاف نے بھی اختتامی تقریب میں شرکت کی۔

صدقہ فطر محض مالی عبادت نہیں بلکہ معاشرتی ہمدردی کا عملی مظہر بھی ہے: قاضیٔ شہر حافظ عبدالقدوس ہادی

'مسائل شرعیہ اکیڈمی' کی جانب سے صدقۃ الفطر کی رقم 70 روپے فی کس کا اعلان، صاحب ثروت اپنی حیثیت کے مطابق ادا کریں

کانپور (پریس ریلیز):

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جس میں عبادات کے ساتھ ساتھ معاشرتی اور معاشی نظام کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے۔ انہی معاشی عبادات میں زکوٰۃ اور صدقات فطرہ کو بنیادی مقام حاصل ہے۔ یہ دونوں عبادات نہ صرف بندے کے ایمان اور اطاعت کی علامت ہیں بلکہ معاشرے میں مساوات، ہمدردی اور اخوت کو فروغ دینے کا ذریعہ بھی ہیں۔ زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر فرمایا ہے: "وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ" (نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو) یہ آیت مبارکہ قرآن مجید میں کئی مقامات پر وارد ہوئی ہے، جس سے زکوٰۃ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ زکوٰۃ کا مقصد مال کو پاک کرنا اور دل کو بخل سے صاف کرنا ہے۔ لفظ "زکوٰۃ" کے معنی ہی پاکیزگی اور بڑھوتری کے ہیں۔ جو شخص اخلاص کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے مال میں برکت عطا فرماتا ہے۔ صدقہ فطر رمضان المبارک کے اختتام پر ہر صاحب نصاب مسلمان پر واجب ہوتا ہے۔ اس کا مقصد روزہ دار کی کوتاہیوں کا کفارہ اور غریبوں کو عید کی خوشیوں میں شریک کرنا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے صدقہ فطر کو روزے کی لغزشوں سے پاکی اور مساکین کے لئے طعام قرار دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ صدقہ فطر محض مالی عبادت نہیں بلکہ معاشرتی ہمدردی کا عملی مظہر ہے۔ زکوٰۃ وفطرہ ادا کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہے، جو قرب الٰہی کا ذریعہ بنتا ہے۔ حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا ہے، زکوٰۃ دولت کی منصفانہ تقسیم کا ذریعہ ہے، جس سے غربت کم ہوتی ہے۔ مذکورہ باتیں قاضیٔ شہر کانپور حافظ و قاری عبدالقدوس ہادی نے مسائل شرعیہ اکیڈمی کی جانب سے امسال ماہ رمضان کے موقع پر ادا کی جانے والی زکوٰۃ و صدقہ فطر کی رقم کا اعلان کرتے ہوئے کہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ان کیلئے قرآن و حدیث میں سخت وعیدیں آئی ہیں، جب کہ ادا کرنے والوں کے لیے جنت کی بشارت ہے۔ صدقہ فطر بھی انہی مستحقین کو دیا جاسکتا ہے جنہیں زکوٰۃ دی جاتی ہے، یعنی فقیر و مسکین افراد، بہتر یہ ہے کہ فطرہ اپنے قریبی رشتہ داروں، پڑوسیوں یا محلے کے مستحق افراد کو دیا جائے تاکہ تعلقات بھی مضبوط ہوں اور ضرورت بھی پوری ہو۔ زکوٰۃ اور فطرہ مستحق کو مالک بنا کر دیا جائے، ایسے افراد کو نہ دیا جائے جو صاحب نصاب ہوں، والدین، اولاد اور بیوی کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی، فطرہ عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا افضل ہے، اگر ہر صاحب نصاب مسلمان دیانت داری سے زکوٰۃ اور صدقہ فطر ادا کرے تو معاشرے سے غربت، بھوک اور محرومی بڑی حد تک ختم ہوسکتی ہے۔ قاضیٔ شہر نے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ مسائل شرعیہ اکیڈمی کی جانب سے مفتیان کرام کے مشوروں و تحقیق کے بعد امسال صدقۃ الفطر کی رقم 70 روپے فی کس طے کی گئی ہے، یعنی تفصیلی طور پر آٹا، ایک کلو چھ سو گرام کے حساب سے 70 روپے، جو، تین کلو دو سو گرام کے حساب سے 130 روپئے، کھجور۔ تین کلو دو سو گرام کے حساب سے 1600 روپے فی کس، کشمش کی قیمت دینا چاہے تو اسے تین کلو دو سو گرام کے 1300، پنیر۔ تین کلو دو سو گرام کے حساب سے 1100 روپئے فی کس ادا کرنے ہوں گے۔ واضح رہے کہ صدقہ فطر ہر فرد پر واجب الادا ہے، یہ رمضان میں ہی ادا کرنا چاہئے لیکن وقت نہ ملے تو عید کی نماز سے قبل قبل تک لازمی طور پر ادا کردیں ورنہ ایک روزہ دار کے روزہ آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتے ہیں۔ قاضیٔ شہر نے اپیل کی صاحب ثروت و صاحب استطاعت حضرات کھجور، پنیر، کشمش، منقہ وغیرہ کی قیمت کے حساب سے ہی صدقۃ الفطر ادا کریں۔

رمضان کے ہر جمعہ کو سن رائز ہسپتال میں فری رہتی ہے او پی ڈی

مشاھد نگر، گونڈہ (شرف الدین خان حشمتی): گونڈہ شہر کے سرکولر روڈ منکاپور بس اسٹینڈ واقع سن رائز ہسپتال رمضان المبارک کے مقدس مہینے کے ہر جمعہ کو لے کر عام لوگوں کو بڑی راحت پہنچا رہا ہے۔ ہسپتال کے سی ایم ڈی، ایم بی بی ایس ایم ایس آرتھوپیڈک سرجن ڈاکٹر محمد آفتاب اور خواتین اسپیشلسٹ ڈاکٹر جویریہ آفتاب رمضان کے ہر جمعہ کو اپنی او پی ڈی فری رکھ رہے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ رمضان المبارک کے مقدس مہینے کے ہر جمعہ کو بچوں کی سرجری بالکل مفت کر رہے ہیں جس سے عام لوگوں کو بڑی راحت رسانی ہورہی ہے۔ یہاں بھرتی مریضوں کے تیمارداروں کا کہنا ہے کہ ڈاکٹر صاحب جیسے رحم دل بہت کم لوگ ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد آفتاب نے بتایا کہ اللہ نے اگر ہمیں صلاحیت دی ہے تو میں چاہتا ہوں کہ اس سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فائدہ ہو۔ اور میں خدمت خلق کرسکوں انہوں نے بتایا کہ

رمضان کے سبھی جمعہ کی او پی ڈی اور بچوں کی سرجری بھی اسی لیے مفت کی جارہی ہے تاکہ جو لوگ غریب، مجبور اور پریشان ہیں جن کا کوئی سہارا نہیں ہے وہ جمعہ کے دن کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور اس خبر کو ایک دوسرے تک عام کردے جس سے اس کا فائدہ ہر کوئی اٹھا سکے۔

رمضان المبارک قرآن سے مضبوط تعلق کا مہینہ ہے: فرمان مظاہری

بارہ بنکی (پریس ریلیز): سعادت گنج میں ڈاکٹر محمد افضل صاحب کی رہائش گاہ پر ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا، جہاں نماز تراویح میں قرآنِ مجید کی تکمیل کی سعادت حاصل کی گئی۔ اس موقع پر مولانا محمد قطب نے خوش الحانی اور دل نشیں انداز میں قرآنِ کریم کی تلاوت کی۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے معروف عالمِ دین مولانا فرمان مظاہری نے ماہِ رمضان اور نمازِ تراویح کی اہمیت و فضیلت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے رمضان المبارک کو صبر، تقویٰ، عبادت اور قرآن سے مضبوط تعلق کا مہینہ قرار دیتے ہوئے نمازیوں کو تاکید کی کہ وہ خشوع و خضوع اور پابندی کے ساتھ عبادات کا اہتمام کریں۔ اختتام پر انہوں نے ملک و ملت کی سلامتی، امن و امان اور باہمی بھائی چارے کے لیے خصوصی دعا کرائی۔ اس موقع پر مولانا محمد اختر قاسمی، مولانا عمر عبداللہ قاسمی، ڈاکٹر محمد افضل، محمد عزیر، ممتاز، محمد توحید، عبدالرحمن، محمد خالد، محمد رئیس انصاری، محمد اکرم انصاری، محمد سید سمیت کثیر تعداد میں افراد موجود تھے۔ آخر میں مولانا محمد اختر قاسمی اور محمد تفسیر انصاری کی جانب سے مولانا محمد قطب کو تحفہ پیش کیا گیا۔

NATIONAL / INTERNATIONAL

سفارتی پیش رفت کا موقع، ایران اور امریکہ کے درمیان مذاکرات کا تیسرا دور

تہران (ایجنسی): ایرانی وزارت خارجہ نے ایران اور امریکہ کے درمیان ایٹمی مذاکرات کے تیسرے دور کے آغاز کا اعلان کیا ہے۔ اس سلسلے میں ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے جنیوا میں امریکہ کے ساتھ آج جمعرات کو ہونے والے مذاکرات کے دور سے قبل اپنے عمانی ہم منصب بدر بن حمد البوسعیدی سے ملاقات کی۔ ارنا ایجنسی نے ذکر کیا ہے کہ عراقچی نے ایٹمی معاہدے کے لیے ایران کی تجویز کی شقوں کا جائزہ لیا اور اپنے عمانی ہم منصب کے ساتھ بات چیت کے آخری مراحل پر تبادلہ خیال کیا۔ دوسری جانب امریکی مندوب اسٹیو وٹکوف نے کہا ہے کہ امریکی انتظامیہ کا مطالبہ ہے کہ ایران کے ساتھ کوئی بھی ایٹمی معاہدہ غیر معینہ مدت تک برقرار رہے۔ وٹکوف نے مزید کہا کہ موجودہ ایٹمی مذاکرات کے دوران دو اہم مسائل ایران کی یورینیم افزودہ کرنے کی صلاحیت اور اس کے افزودہ یورینیم کے موجودہ ذخیرے کا مستقبل ہیں۔

امریکہ کے ساتھ مذاکرات کی شام اور وزیر خارجہ عباس عراقچی کی سربراہی میں ایرانی مذاکراتی وفد کے جنیوا پہنچنے کے بعد، ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے مثبت پیغامات بھیجے ہیں جو معاہدے تک پہنچنے کی ان کے ملک کی خواہش کی تصدیق کرتے ہیں۔ پزشکیان نے کہا کہ ایران سمجھتا ہے کہ امریکہ کے ساتھ بالواسطہ مذاکرات کے روشن امکانات موجود ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان کا ملک رہبر کی ہدایات کے تحت نہ امن نہ جنگ کے تھکا دینے والے مرحلے سے نکلنے کی کوشش کر رہا ہے۔ جنیوا اجلاس سفارتی پیش رفت کے حصول کے لیے ایک فیصلہ کن اور شاید آخری موقع ثابت ہوسکتا ہے، کیونکہ اس ملاقات کے بعد وٹکوف اور کشنر جو پیغام ڈونلڈ ٹرمپ کو پہنچائیں گے، وہ ان کے اس فیصلے پر گہرے اثرات مرتب کرے گا کہ آیا مذاکرات کو جاری رکھا جائے یا فوجی آپشن کی طرف بڑھا جائے۔

امریکی صدر نے ایرانی معیشت کے گرد گھیرا تنگ کرنے کے لیے ایک مہم شروع کر دی ہے۔ انہوں نے مشرق وسطیٰ میں امریکی فوجی دستے بھیجے ہیں اور خبردار کیا ہے کہ اگر تہران اپنے ایٹمی پروگرام سے متعلق طویل مدتی تنازع کے حل کے لیے کسی معاہدے تک نہیں پہنچتا تو حملے کا امکان ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے منگل کے روز کانگریس کے سامنے اسٹیٹ آف دی یونین خطاب میں ممکنہ حملے کے حق میں اپنے دلائل کا مختصر خلاصہ پیش کیا۔ ایران کا کہنا ہے کہ اس کی ایٹمی تحقیق سویلین مقاصد کے لیے توانائی کی پیداوار کے لیے مخصوص ہے۔ ایک اعلیٰ ایرانی عہدیدار نے اتوار کو رائٹرز کو بتایا کہ تہران اور واشنگٹن کے درمیان اب بھی اس بات پر شدید اختلافات موجود ہیں کہ کون سی پابندیاں ختم کی جانی چاہئیں اور کب۔ ڈونلڈ ٹرمپ مظاہرین کے خلاف پرتشدد کریک ڈاؤن کے بعد ایرانی حکومت پر دباؤ ڈال رہے ہیں، انہوں نے خطے میں امریکی بحریہ کے جہاز بھیجے ہیں اور فوجی حملوں کی دھمکی دی ہے، اگر تہران اپنے ایٹمی پروگرام کے بارے میں طویل مدتی تنازع کے حل کے لیے کسی معاہدے تک نہیں پہنچتا۔

سوڈان: جنگ نے 12 ملین افراد کو ملک کے اندر اور باہر نقل مکانی پر مجبور کر دیا ہے: عالمی تنظیم

خرطوم (ایجنسی): عالمی تنظیم "ہیومن رائٹس واچ" نے کہا ہے کہ سوڈان میں ریپڈ سپورٹ فورسز نے شمالی دارفور کے دارالحکومت الفاشر پر حملے اور قبضے کے دوران معذور افراد کو نشانہ بنایا۔ ان کے ساتھ بدسلوکی کی اور انہیں قتل کیا۔ ادارے نے بتایا کہ یہ پہلا موقع ہے جب اس نے اس نوعیت اور اس پیمانے کی خلاف ورزیوں کو دستاویزی شکل دی ہے۔

سوڈان میں 15 اپریل 2023 سے عبدالفتاح البرہان کی قیادت میں فوج اور ان کے سابق نائب محمد حمدان دقلو کی قیادت میں ریپڈ سپورٹ فورسز کے درمیان جاری جنگ کے نتیجے میں دسیوں ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ تقریباً 12 ملین افراد ملک کے اندر نقل مکانی یا بیرون ملک پناہ لینے پر مجبور ہوئے ہیں۔ اس جنگ نے انفراسٹرکچر کو تباہ کردیا ہے جس کی وجہ سے اقوام متحدہ کے مطابق سوڈان دنیا کے بدترین انسانی بحران کا شکار ہے۔ ریپڈ سپورٹ فورسز نے شمالی دارفور ریاست کے دارالحکومت الفاشر، جو ان کے کنٹرول سے باہر اس خطے کا آخری بڑا شہر تھا، کا ڈیڑھ سال تک محاصرہ کیے رکھا اور پھر 26 اکتوبر کو اس پر دھاوا بول دیا۔ اس کے بعد اجتماعی قتل، اغوا، عصمت دری اور بڑے پیمانے پر لوٹ مار کی اطلاعات سامنے آئیں۔ اقوام متحدہ کے سوڈان میں حقائق تلاش کرنے والے آزاد مشن نے گزشتہ ہفتے کہا تھا کہ الفاشر پر حملے میں "نسل کشی کی علامات" پائی جاتی ہیں۔

ہیومن رائٹس واچ میں معذور افراد کے حقوق کی ڈپٹی ڈائریکٹر ایمینا سیریموویچ نے کہا کہ تنظیم ایک دہائی سے زیادہ عرصے سے دنیا بھر کے مسلح تنازعات میں معذور افراد کے خلاف ہونے والی خلاف ورزیوں کو دستاویزی شکل دے رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ پہلا موقع ہے جب ہم نے اس طرح کی نشانہ بنا کر کی جانے والی اور اتنے بڑے پیمانے کی خلاف ورزیوں کو ریکارڈ کیا ہے۔

جسٹس یشونت ورما کے خلاف تحقیقات کیلئے تشکیل کمیٹی میں ردوبدل

نئی دھلی (ایجنسی): لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے جسٹس یشونت ورما کے خلاف 'کیش اسکینڈل' اور بدعنوانی کے الزامات کی جانچ کرنے والی کمیٹی میں بڑی تبدیلی کی ہے۔ خبر کے مطابق لوک سبھا اسپیکر کی طرف سے تشکیل دی گئی کمیٹی 6 مارچ سے سرگرم ہو جائے گی۔ اس کا مقصد الہ آباد ہائی کورٹ کے جسٹس یشونت ورما کو ہٹانے کے مطالبے کے پیچھے کی وجوہات کی تحقیقات کرنا ہے۔ لوک سبھا اسپیکر کی جانب سے تشکیل دی گئی سہ رکنی کمیٹی میں جسٹس اروند کمار (سپریم کورٹ)، جسٹس چندر شیکھر (بمبئی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس) اور کرناٹک ہائی کورٹ کے سینئر ایڈوکیٹ بی وی اچاریہ شامل ہیں۔ یہ سنسنی خیز کیش اسکینڈل گزشتہ سال مارچ میں دہلی واقع جسٹس یشونت ورما کی سرکاری رہائش گاہ سے جلی ہوئی نقدی ملنے سے متعلق ہے۔ اس وقت جسٹس یشونت ورما دہلی ہائی کورٹ میں تعینات تھے۔ اس معاملے کے منظر عام پر آنے سے عدالت کے ساتھ ساتھ سیاسی حلقوں میں طوفان کھڑا ہوگیا تھا۔ جسٹس ورما کو عہدے سے ہٹانے کے مطالبات کے درمیان الہ آباد ہائی کورٹ منتقل کردیا گیا تھا۔

معاملے میں اب لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے بدھ کے روز جسٹس یشونت ورما کے خلاف تحقیقات کرنے والی 3 رکنی کمیٹی میں بڑی تبدیلی کی ہے۔ یہ کمیٹی 'کیش اسکینڈل' سے متعلق الزامات کی جانچ کررہی ہے۔ اس معاملے کی تحقیقات کے لیے سب سے پہلی کمیٹی گزشتہ سال اگست میں بنائی گئی تھی لیکن اب اس کمیٹی میں ایک نئے رکن کو شامل کیا گیا ہے۔ یہ تبدیلی اس لیے ہوئی ہے کیونکہ پرانی کمیٹی کے ایک رکن جسٹس منیندر موہن شریواستو 6 مارچ کو ریٹائر ہورہے ہیں۔ اب نئی کمیٹی ہی اس معاملے کی جانچ آگے بڑھائے گی اور رپورٹ پیش کرے گی۔

کیش اسکینڈل مارچ 2025 میں ہوا تھا۔ ہولی کے موقع پر جسٹس یشونت ورما کی دہلی واقع سرکاری رہائش گاہ میں آگ لگ گئی تھی۔ آگ بجھانے کے دوران فائر بریگیڈ کو جلے ہوئے اور نیم جلے ہوئے نوٹوں کے بنڈل ملے تھے۔ نقدی کی مالیت لاکھوں یا کروڑ بتائی گئی تھی لیکن اس کا کوئی ریکارڈ نہیں تھا۔ جسٹس یشونت ورما اس وقت بھوپال میں تھے اور انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ کیش ان کا نہیں ہے۔ جس کے بعد دہلی ہائی کورٹ نے انہیں ان کی ذمہ داریوں سے ہٹا دیا اور تحقیقات شروع کردیں۔ بعد میں انہیں الہ آباد ہائی کورٹ منتقل کردیا گیا۔ یہ اسکینڈل بدعنوانی کے الزامات سے وابستہ ہیں اور عدلیہ کی شفافیت پر سوال اٹھاتے ہیں۔ فی الحال تفتیش جاری ہے۔

گرمی سے پریشان ہوا شمالی ہندوستان، دہلی کے درجہ حرارت میں اضافہ، پہاڑوں پر برف باری کا الرٹ

نئی دھلی (ایجنسی): قومی راجدھانی علاقے میں جیسے جیسے سردی رخصت ہورہی ہے، گرمی اپنا رنگ دکھانے لگی ہے۔ دوپہر کے وقت تیز دھوپ اور بڑھتے درجہ حرارت نے شہریوں کو گرمی کا احساس کرادیا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق جمعرات کو کم سے کم درجہ حرارت 14 ڈگری اور زیادہ سے 31 ڈگری رہنے کا امکان ہے۔ اسی طرح آنے والے 7 دنوں میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت میں 1 سے 2 ڈگری سیلسیس کا اضافہ متوقع ہے۔ اس مدت کے دوران بارش کی توقع نہیں ہے اور آسمان صاف رہنے سے تیز دھوپ رہے گی۔ پیش گوئی کے مطابق مغربی طلاطم کے اثرات سے پہاڑی ریاستوں کے موسم میں تبدیلی آئے گی۔ جموں وکشمیر میں 26-27 فروری کو ہماچل پردیش اور اتراکھنڈ میں 27-28 فروری کو ہلکی بارش اور برفباری کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ جنوبی ہندوستان کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ انڈمان اور نکوبار جزائر میں آج (26 فروری) گرج چمک کے ساتھ ہلکی سے درمیانی بارش ہونے کے آثار ہیں۔ اس دوران 30 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چل سکتی ہیں۔ اُدھر کرناٹک اور تلنگانہ میں بھی اسی دن کچھ مقامات پر ہلکی بارش ہوسکتی ہے۔ میدانی علاقوں میں درجہ حرارت بتدریج بڑھ رہا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق شمال مغربی اور وسطی ہندوستان کے میدانی علاقوں میں اگلے ہفتے کے دوران زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت میں 2 سے 3 ڈگری سیلسیس کا اضافہ ہوسکتا ہے۔ شروعاتی دو دنوں کے بعد مہاراشٹر اور مشرقی ہندوستان میں بھی درجہ حرارت بڑھنے کا امکان ہے۔ راجستھان میں موسم اس وقت خشک ہے اور دن کے وقت درجہ حرارت تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ باڑمیر میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 36.3 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا جب کہ لونکرنسر میں کم سے کم درجہ حرارت 5.10 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔ موسمیاتی مرکز، جے پور کے مطابق آنے والے دنوں میں ریاست میں خشک اور گرم موسم برقرار رہے گا۔

"لوھیانامہ" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جاسکتی ہے۔
قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کرلیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مود کی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کرسکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیانامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوہیانامہ)

روزنامہ لوھیا نامہ، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج، لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج لکھنؤ شائع کیا، ایڈیٹر: جاوید احمد
PRINTER, PUBLISHER & OWNER : JAVED AHMAD PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:JAVED AHMAD,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

علیشا صدیقی نے 10 میٹر ایئر پسٹل مقابلے میں جیتا طلائی تمغہ

لکھنؤ (ایجنسی):
دارالحکومت کی رہنے والی علیشا صدیقی نے ابوظہبی میں منعقدہ اوپن ماسٹرز گیمز میں 10 میٹر ایئر پسٹل شوٹنگ مقابلے میں گولڈ میڈل جیتا۔ اس بین الاقوامی مقابلے میں 95 ممالک کے تقریباً 25 ہزار ایتھلیٹس اور کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ علیشا کی کامیابی نے نہ صرف ریاست بلکہ ملک کا نام روشن کیا ہے۔ علیشا صدیقی نے اپنی کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے بہت فخر محسوس ہوتا ہے کہ میں نے گولڈ میڈل جیتا، میرا شوٹنگ سیکھنے کا سفر بہت دلچسپ رہا ہے۔

اس نے اپنے بچوں کے ساتھ اپنے سفر کا آغاز کیا: علیشا بتاتی ہیں کہ اس نے اپنے بیٹے کو لکھنؤ کے کیلون تالقدار کالج میں داخل کرایا تھا، جہاں وہ شوٹنگ سیکھ رہا تھا۔ 2023 میں، اس نے اپنے بچوں کو لے جانے کے دوران اپنا فارغ وقت ضائع کرنے سے بچنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ اس نے شوٹنگ میں بھی داخلہ لے لیا۔ اس نے اپنے بچے کے ساتھ مشق کرنا شروع کی اور سخت محنت جاری رکھی۔

علیشا بتاتی ہیں کہ اس نے کئی قومی سطح کے مقابلوں میں حصہ لیا اور اپنی صلاحیتوں کو نکھارا۔ جب اسے ابوظہبی انٹرنیشنل اوپن ماسٹرز گیمز میں شرکت کا موقع ملا تو اس نے پوری تیاری کی۔ 10 میٹر ایئر پسٹل ایونٹ میں تقریباً 80 شاٹس کی ضرورت ہوتی ہے، جس کا مقصد فتح کا تعین کرنا ہوتا ہے۔ اس کی بہترین توجہ اور مشق نے اسے گولڈ میڈل حاصل کیا۔

علیشا ایک کوچ، ڈاکٹر، اور کاروباری شخصیت بھی ہیں: علیشا صدیقی پیشے کے لحاظ سے فزیوتھراپسٹ اور سابق NEET ٹاپر ہیں۔ وہ فی الحال لکھنؤ میں 'شاہین کوچنگ' چلاتی ہیں اور میڈیکل امتحانات کی تیاری کرنے والے طلباء کی رہنمائی کرتی ہیں۔ وہ اپنا کاروبار بھی خود سنبھالتی ہے۔

علیشا صدیقی نے بتایا کہ وہ بچپن سے ہی کھیلوں میں دلچسپی رکھتی ہیں۔ اس نے کرکٹ سمیت بہت سے کھیل کھیلے، لیکن اسے رائفل اور پستول کی شوٹنگ کا شوق پہلے سے تھا، جسے اس نے اپنے بیٹے کے ساتھ سیکھتے ہوئے ایک نئی سطح پر لے لیا۔ وہ تین پریکٹس گنز کی مالک ہیں اور اپنے بیٹے کے ساتھ باقاعدگی سے مشق کرتی ہیں۔

خواتین کے لیے متاثر کن پیغام: علیشا نے کہا کہ زیادہ تر خواتین اپنے خواب دیکھتی ہیں لیکن آگے بڑھنے کی ہمت نہیں رکھتیں۔ "میں تمام خواتین سے کہنا چاہتی ہوں کہ وہ اپنے خوابوں کو پرکھ دیں۔ اگر آپ پورے دل سے کچھ کرنے کا عزم رکھتے ہیں اور ہمت رکھتے ہیں تو کامیابی یقینی ہے۔ ناکامی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" انہوں نے کہا کہ آج کا معاشرہ خواتین کو آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کر رہا ہے اور خواتین ہر میدان میں اپنی شناخت بنا رہی ہیں۔ وہ خود اس کی زندہ مثال ہیں۔ اس نے گھریلو ذمہ داریوں کو متوازن کرتے ہوئے، بچوں کی پرورش، کوچنگ سینٹر چلاتے ہوئے اور شوٹنگ کرتے ہوئے یہ مقام حاصل کیا ہے۔ اولمپک خواب: علیشا کا اگلا ہدف بین الاقوامی مقابلوں میں مقابلہ جاری رکھنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گولڈ میڈل نے ان کے حوصلے مزید بلند کیے ہیں اور اب ان کا خواب اولمپکس میں ہندوستان کی نمائندگی کرنا ہے۔

سی ایم یوگی کے دورہ جاپان کے پہلے دن تقریباً 11,000 کروڑ کے ایم او یو پر دستخط

لکھنؤ (ایجنسی):
وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے دورہ جاپان کے پہلے دن صنعتی سرمایہ کاری کے حوالے سے اہم پیش رفت ہوئی ہے۔ مختلف جاپانی کمپنیوں کے ساتھ تقریباً 11,000 کروڑ روپے کے مفاہمت ناموں پر دستخط کیے گئے۔ جن کمپنیوں کے ساتھ معاہدوں پر دستخط کیے گئے ان میں کوبوٹا کارپوریشن، منڈا کارپوریشن، جاپان ایوی ایشن الیکٹرانکس انڈسٹری، ناگاس اینڈ کمپنی لمیٹڈ، سیکو ایڈوانس، اواینڈ او گروپ، فوجی جاپانی جے وی، اور فیوجی سلور ٹیک کنکریٹ پرائیویٹ شامل ہیں۔ ان معاہدوں میں زرعی مشینری کی تیاری، صنعتی مشینری کی تیاری، پانی اور ماحولیاتی بنیادی ڈھانچے کے حل، آٹوموبائل، الیکٹرانکس، صنعتی پرنٹنگ اور گرافکس، مہمان نوازی اور رئیل اسٹیٹ جیسے متنوع شعبوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ان سے پیداواری صلاحیت کو بڑھانے اور نئے صنعتی تعاون کو فروغ دینے کی توقع ہے۔

کوبوٹا کارپوریشن، جو 1890 میں قائم ہوئی اور اس کا صدر دفتر اوساکا میں ہے، ایک سرکردہ جاپانی ملٹی نیشنل کمپنی ہے جس کی زرعی اور صنعتی مشینری کی تیاری میں عالمی سطح پر موجودگی ہے۔ کمپنی ٹریکٹر، ہارویسٹر، انجن، اور تعمیراتی آلات کے ساتھ ساتھ پانی اور ماحولیاتی بنیادی ڈھانچے کے حل جیسے پائپ، پمپ اور علاج کے نظام تیار کرتی ہے۔ Escorts Kubota Limited کے ساتھ اپنے تعاون کے ذریعے، کمپنی ہندوستان میں اپنے مینوفیکچرنگ قدموں کو بڑھا رہی ہے اور فارم میکانائزیشن سیکٹر میں اپنی موجودگی کو مضبوط بنا رہی ہے۔

منڈا کارپوریشن، اسپارک منڈا گروپ کا حصہ ہے، ایک سرکردہ ہندوستانی آٹوموٹیو اجزاء بنانے والی کمپنی ہے۔ یہ میکیٹرونکس، وائرنگ ہارنس، پلاسٹک کے اندرونی حصے، سینسرز، اور ای وی حل فراہم کرتا ہے۔ جاپان ایوی ایشن الیکٹرانکس انڈسٹری، جسے JAE کے نام سے جانا جاتا ہے، آٹوموٹیو اور ایرو اسپیس سیکٹرز کے لیے جدید کنیکٹرز اور الیکٹرانک انٹرفیس سلوشنز میں مہارت رکھتی ہے۔ Nagase ※※Co Ltd. ایک متنوع جاپانی تجارتی اور ٹیکنالوجی کمپنی ہے جو کیمیکلز، جدید مواد، نقل و حرکت کے حل اور الیکٹرانکس میں سرگرم ہے۔ ان کمپنیوں کے درمیان تعاون آٹوموٹیو الیکٹرانکس اور اعلیٰ درجے کے اجزاء کی تیاری کو فروغ دے گا۔

Seiko Advanced ایک جاپانی کمپنی ہے جو اپنی اعلیٰ کارکردگی والی اسکرین پرنٹنگ سیاہی اور کوٹنگ سلوشنز کے لیے مشہور ہے۔ اس کی مصنوعات آٹوموٹو ڈیکلز، انڈسٹریل گرافکس، الیکٹرانکس پینلز، گلاس پرنٹنگ اور صارفین کے آلات میں استعمال ہوتی ہیں۔ کمپنی ہندوستان میں اپنی مینوفیکچرنگ سہولت کے ذریعے مختلف صنعتی شعبوں کو سپلائی کرتی ہے۔ مزید برآں، O&O نے مہمان نوازی اور رئیل اسٹیٹ کے شعبوں میں سرمایہ کاری کے معاہدوں پر دستخط کیے۔ پہلے دن دستخط کیے گئے ان معاہدوں کو ہندوستان اور جاپان کے درمیان صنعتی تعاون کو آگے بڑھانے کی طرف ایک قدم سمجھا جاتا ہے۔

ہولی کے بعد اتر پردیش میں شدید گرمی کی وارننگ

مارچ کے پہلے ہفتے میں درجہ حرارت 35 ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچنے کا امکان

لکھنؤ (ایجنسی):
دارالحکومت سمیت ریاست بھر میں گزشتہ چار پانچ دنوں سے گرمی کی شدت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ تیز سورج کی روشنی اور درجہ حرارت میں مسلسل اضافے نے گرمی کو بڑھا دیا ہے۔ بدھ کو 15 سے زائد اضلاع میں دن کا درجہ حرارت 30 ڈگری سینٹی گریڈ سے تجاوز کر گیا۔ لکھنؤ میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 30.4 ڈگری سینٹی گریڈ اور کم سے کم 15.4 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔ جمعرات کو دن اور رات کے درجہ حرارت میں دو ڈگری سیلسیس اضافے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ دوپہر کے وقت گھر سے باہر نکلنا پہلے ہی مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق ہولی کے بعد یعنی مارچ کے پہلے ہفتے میں شدید گرمی کا انتباہ ہے۔ دن کے وقت درجہ حرارت 35 ڈگری سینٹی گریڈ سے تجاوز کر سکتا ہے۔ سینئر ماہر موسمیات: بھلے ہی صبح اور شام سرد ہو، رنگوں کا تہوار ہولی بہت گرم ماحول میں منایا جائے گا۔ ہولی تک درجہ حرارت اتنا بڑھ جائے گا کہ چلچلاتی دھوپ لوگوں کے پسینے میں بھیگ جائے گی۔ یہ صورتحال نہ صرف لکھنؤ بلکہ ریاست کے بیشتر حصوں میں رہے گی۔ ہفتہ تک دن کا درجہ حرارت 32 اور 16 ڈگری سیلسیس تک پہنچنے کا امکان ہے جبکہ 4 مارچ تک زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 اور کم سے کم 18-17 ڈگری سیلسیس رہنے کا امکان ہے۔ بدلتے موسم نے اب عوامی زندگی کو متاثر کرنا شروع کر دیا ہے۔ جیسے جیسے دن چڑھے گا آسمان صاف ہو جائے گا اور تیز دھوپ کی وجہ سے گرمی بڑھے گی۔ انہوں نے کہا کہ لانینا کے کمزور ہونے کی وجہ سے فروری کے آخری ہفتے میں گرمی شدید ہوگی۔ بدھ کے روز ہمیر پور 32.2 ڈگری سیلسیس کے ساتھ ریاست میں سب سے زیادہ گرم رہا۔ وارانسی اور بندہ میں 31.8 ڈگری درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی ریاست کے 15 اضلاع میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 30 ڈگری سیلسیس یا اس سے زیادہ ریکارڈ کیا گیا۔ اب یہ اضافہ جاری رہے گا۔

تراویح کے لڈو کیلئے مسجد میں چلے لات، گھونسے

لکھنؤ/میرٹھ (ایجنسی): لوہیا نگر تھانہ علاقے کے ہاپوڑ روڈ پر واقع چمڑا پیٹھ مسجد سے ایک شرمناک واقعہ سامنے آیا ہے۔ پیر کی رات نماز تراویح کے بعد مٹھائی (لڈو) کی تقسیم کے دوران کچھ لوگ آپس میں لڑ پڑے۔ صورتحال یہاں تک بڑھ گئی کہ انہوں نے ایک دوسرے پر لاتوں، گھونسوں اور بیلٹوں سے حملہ کیا۔ کسی نے یہ واقعہ ویڈیو ریکارڈ کر کے سوشل میڈیا پر وائرل کر دیا۔ جس کے بعد پولیس حرکت میں آ گئی۔

بتایا جا رہا ہے کہ پیر کی رات لوہیا نگر تھانہ علاقہ کے ہاپوڑ روڈ پر واقع چمڑا پیٹھ مسجد میں تراویح کی نماز میں قرآن شریف کی تکمیل کا جشن منانے کے لیے لڈو تقسیم کیے جا رہے تھے۔ عینی شاہدین کے مطابق لڈو بانٹتے ہوئے دو نوجوانوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ تنازعہ تیزی سے بڑھ گیا، جس کے نتیجے میں ہاتھا پائی ہوئی، کئی لوگوں نے ایک دوسرے کو لاتیں اور گھونسے مارے، جس کے نتیجے میں افراتفری پھیل گئی۔

بتایا گیا ہے کہ جھگڑے کے دوران لوگوں نے ایک دوسرے کو بیلٹوں سے لاتیں اور گھونسے مارنا شروع کر دیا۔ افراتفری کے درمیان، ایک معصوم بچہ بھیڑ میں پھنس گیا اور چیخنے لگا۔ تاہم اس درمیان کسی نے اسے بحفاظت بچا لیا۔ لوہیا نگر پولیس اسٹیشن کے انچارج نیتر پال سنگھ نے بتایا کہ مسجد میں تشدد کا واقعہ سوشل میڈیا اور دیگر افراد کے ایک گروپ کے ذریعے سامنے آیا۔ سی سی ٹی وی فوٹیج اور وائرل ویڈیو بھی حاصل کر لی گئی ہے۔ فوٹیج کی بنیاد پر شرپسندوں کی شناخت کی جا رہی ہے۔ تحقیقات کے بعد ذمہ داروں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

مٹی کا تیل ڈال کر زندہ جلانے والے دوست کو عمر قید

قتل کے بعد گھر کے صحن میں ہی دفن کر دی تھی لاش

لکھنؤ (ایجنسی):
ایڈیشنل سیشن جج روہت سنگھ نے دیپک کمار عرف کرن راوت کو ذاتی رنجش کی وجہ سے دوستی کے بعد اپنے حریف پر مٹی کا تیل ڈال کر قتل کرنے کے جرم میں عمر قید کی سزا سنائی۔ ملزم پر 6.50 لاکھ روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا اور جرمانے کا نصف قانونی وارث یا والد کو دینے کا حکم دیا گیا۔ مدعی انوراگ تیواری نے 12 جولائی 2012 کو گڈمبا پولیس اسٹیشن میں رپورٹ درج کرائی، جس میں کہا گیا کہ اس کا بیٹا، آشوتوش تیواری، نیشنل بک ڈپو میں کام کرتا ہے اور بی اے کی ڈگری کے لیے داخلہ چاہتا ہے۔ وہ 11 جولائی 2012 کی صبح گھر سے نکلا، لیکن واپس نہیں آیا۔ تفتیش کے دوران پولیس کو پتہ چلا کہ متوفی کو واقعہ کی شام اپنے دوست دیپک کمار کے ساتھ دیکھا گیا تھا۔ تفتیش میں یہ بات سامنے آئی کہ ملزم اپنے بیٹے کو داخلہ دلانے کے بہانے اپنے گاؤں سدھولی لے گیا تھا۔ وہاں اس نے شراب میں نیند کی گولیاں ملا کر متوفی کو پلائی جس سے وہ اسے پی گئی۔ جب وہ بے ہوش تھا، ملزم نے پہلے اس کے سر پر ڈنڈے سے وار کیا، پھر اس پر مٹی کا تیل ڈال کر آگ لگا دی، جس کے نتیجے میں اس کی موت ہو گئی۔ ملزم کے مقام پر، سدھولی میں اس کے گاؤں کے گھر کے صحن سے لاش نکالی گئی۔ سرکاری وکیل وکاس سنگھ نے عدالت کو بتایا کہ پولیس کی پوچھ گچھ کے دوران ملزم نے انکشاف کیا کہ اس نے پہلے مقتول کی بہن کو محبت کا خط بھیجا تھا اور اس کا علم ہونے پر مدعی اور متوفی نے اس کی پٹائی کی تھی۔ اس بات پر ملزم کو رنجش تھی۔ اس کے بعد اس نے پہلے مقتول سے دوستی کی، پھر اس کا اعتماد حاصل کرنے کے بعد اسے قتل کر دیا۔ اس واقعے میں ملوث ایک اور ملزم کو پہلے نابالغ مجرم قرار دیا گیا تھا، اس کا کیس الگ کر کے جوینائل کورٹ میں بھیجا گیا تھا۔

سی ایم یوگی کے حکم کے باوجود چینی مانجھا کا استعمال

بلا روک ٹوک جاری، لکھنؤ میں ایک ڈاکٹر شدید زخمی

لکھنؤ (ایجنسی): وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور ڈی جی پی راجیو کرشنا کے احکامات کے باوجود پولیس اور انتظامیہ تیز مانجھے کی فروخت اور استعمال پر پابندی لگانے میں ناکام ہو رہی ہے۔ اس کے نتیجے میں مانجھا کے واقعات بلا روک ٹوک جاری ہیں۔ بدھ کو کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی کے ڈاکٹر دیپک گپتا مانجھا لگنے سے شدید زخمی ہو گئے۔ اس کی ناک اور آنکھ کے قریب زخم آئے۔ ٹراما سینٹر میں اس کا علاج کیا گیا۔ جونپور کے سوجن گنج کے رہنے والے دیپک گپتا کے جی ایم یو میں ڈاکٹر ہیں۔ وہ فی الحال سروجنی نگر پرائمری ہیلتھ سنٹر میں تعینات ہیں۔ وہ ڈالی گنج کے جواہر نگر علاقے میں کرائے کے کمرے میں رہتا ہے۔ دیپک نے بتایا کہ بدھ کی صبح وہ ہیلمٹ پہنے اپنی بائک پر کام پر جا رہا تھا۔ جب وہ چوک میں وکٹوریہ اسٹریٹ فلائی اوور پر پہنچا تو ایک تیز مانجھا اچانک اس کے چہرے پر لگا۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی ردعمل ظاہر کرتا، تار نے اس کی ناک کے اوپری حصے اور آنکھ کے قریب گہرا زخم بنا دیا۔ موٹر سائیکل بھی بے قابو ہو گئی۔ وہ کسی طرح گرنے سے بچنے میں کامیاب ہوا اور بائیک سائیڈ پر روک دی۔ اس دوران راہگیر جائے وقوعہ پر جمع ہو گئے اور دیپک کو ٹراما سینٹر لے گئے۔ ڈاکٹروں نے اسے ابتدائی طبی امداد فراہم کی۔ وہ فی الحال خطرے سے باہر ہے۔ تاہم انہوں نے ابھی تک پولیس میں شکایت درج نہیں کرائی ہے۔ ناکہ اوور برج پر نوجوان خاتون زخمی: بدھ کی سہ پہر ناکہ اوور برج عبور کرتے ہوئے ایک نوجوان خاتون ڈور سے زخمی ہو گئی۔ وہ اسکوٹر پر سوار ڈی اے وی کالج کی طرف جا رہی تھی جب تار اس کے چہرے پر پھنس گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی ردعمل ظاہر کرتی، تار نے اس کے چہرے پر ایک زخم چھوڑ دیا۔ تاہم اس کی شناخت نہیں ہو سکی ہے۔ واقعے کی ایک ویڈیو آن لائن گردش کر رہی ہے۔ راہگیر اسے ایک پرائیویٹ ہسپتال لے گئے۔ اس معاملے میں پولیس میں کوئی شکایت درج نہیں ہوئی ہے۔

ہندوستان کے مسلم نوجوان ملک اور کمیونٹی کی تعمیر نو میں اہم کردار ادا کریں: مولانا جمیل قاسمی

لکھنؤ (ایجنسی): اسلام اور پیغمبر اسلام کے بارے میں لوگوں کے ذہنوں میں پیدا ہونے والے شبہات کو سنجیدگی اور تحمل کے ساتھ دور کیا جانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے ان خیالات کا اظہار معروف عالم دین مولانا جمیل احمد قاسمی نے کیا وہ آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے جلسہ پر اپنے تاثرات کا اظہار کر رہے تھے، انھوں نے کہا کہ وقت کی ضرورت ہے کہ ہندوستان کے مسلم نوجوان ملک اور کمیونٹی کی تعمیر نو میں اہم کردار ادا کریں، انھوں نے کہا کہ ہمیں حالات کی سنگینی سے خوفزدہ ہونے کے بجائے قوم کی تعمیر نو کے لئے ایک ساتھ پیش قدمی کرنی ہوگی۔ ایسا لگتا ہے کہ مسلم اسکالرز اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ آج کے مشکل ماحول میں ہندوستانی مسلم نوجوان نہ صرف زندہ رہنے کی جدوجہد کر رہے ہیں بلکہ اپنی سمجھ، ایمان اور کردار کا بھی امتحان لے رہے ہیں۔ ان کے سامنے سب سے اہم سوال صرف یہ نہیں ہے کہ "میں کون ہوں؟" لیکن یہ بھی کہ "مجھے اپنے ملک، اپنی برادری اور اپنے مذہب کے لیے کیا بننا چاہیے؟'

مولانا جمیل قاسمی نے مزید کہا کہ اسلام کسی مومن کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ ایک الجھے ہوئے، بے سمت فرد کی طرح زندگی گزارے۔ قرآن و سنت اس تصور کو واضح طور پر بیان کرتے ہیں کہ مسلمان ہونے کا مطلب کردار میں توازن، خواہشات پر قابو، عوامی خدمت کا جذبہ لازمی ہے۔ انھوں نے کہا کہ آج کل مسلم نوجوان تین بڑے دباؤ کا شکار ہیں جس میں سیاسی پولرائزیشن، عالمی میڈیا کے بیانات اور مذہبی بنیاد پرستی۔ آج ہندوستانی نوجوانوں کے لیے سب سے بڑا خطرہ بنیاد پرست قوتوں کی طرف سے پھیلا ہوا سوچ کا جال ہے، اور بنیاد پرستی کسی ایک مذہب یا سیاسی نظریے تک محدود نہیں ہے۔ بنیاد پرستی کئی شکلوں میں آتی ہے: مذہبی بنیاد پرستی جو تشدد اور نفرت کو فروغ دیتی ہے، سیاسی بنیاد پرستی جو سڑکوں پر لڑائیوں کو ہوا دیتی ہے، اور ڈیجیٹل بنیاد پرستی جو سازشی نظریات اور انتہا پسندانہ بیان بازی کو پھیلاتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ قرآن کا واضح اعلان ہے کہ اللہ کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں، اور جب شرپسند ان سے سختی سے بات کرتے ہیں تو وہ سلامتی کے الفاظ سے جواب دیتے ہیں۔

جدید ہندوستان ایک کھلی معیشت اور نیٹ ورک والا معاشرہ ہے جہاں مہارتوں، تعلقات اور تعاون کے ذریعے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشرے کی تعمیر رشتوں، اخوت، اعتماد اور اتحاد پر کرتے ہوئے فرمایا ایک مومن دوسرے کے لیے ایک عمارت کی مانند ہے جس کے مختلف حصے ایک دوسرے کو مضبوط کرتے ہیں۔ ہندوستانی مسلم نوجوانوں کو ایک ایسے وژن کی ضرورت ہے جو شناخت کی سیاست سے بالاتر ہو۔ ان کا مقصد ملک و قوم کی تعمیر نو ہونا چاہیے۔ مسلم نوجوان ہندوستان پر بوجھ نہیں ہیں۔

ٹیچر پر طالبہ سے چھیڑ چھاڑ کا الزام، لواحقین کا احتجاج

لکھنؤ/امروہہ (ایجنسی): گجرولا تھانہ علاقہ کے کمپوزٹ اسکول میں ایک طالبہ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا واقعہ سامنے آیا ہے۔ الزام ہے کہ ایک ٹیچر نے کلاس 7 کی طالبہ سے چھیڑ چھاڑ کی۔ اس کے بعد طالبہ کے اہل خانہ نے اسکول پہنچ کر احتجاج کیا۔ جب گاؤں والوں کو اس کا علم ہوا تو ایک ہجوم جمع ہو گیا۔ کسی نے جھگڑے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر پوسٹ کی۔ بلاک ایجوکیشن آفیسر نے معاملے کی جانچ شروع کر دی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ گجرولا علاقہ کے ایک کمپوزٹ اسکول میں ساتویں جماعت کی ایک طالبہ کسی کو بتائے بغیر کہیں چلی گئی تھی۔ جب وہ کافی تاخیر کے بعد واپس آئی تو ٹیچر نے اسے ڈانٹا اور اس سے اسکول سے جانے کی وجہ پوچھی۔ طالبہ کا الزام ہے کہ اس دوران ٹیچر نے اسے نامناسب طریقے سے چھوا اور اس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی۔ جب طالبہ نے اس بارے میں اپنی والدہ کو بتایا تو اس کی والدہ اور خاندان کے دیگر افراد اسکول پہنچ گئے اور ٹیچر سے لڑائی جھگڑا کرنے لگے۔ ہنگامہ آرائی کی اطلاع ملتے ہی کئی گاؤں والے بھی وہاں پہنچے۔ تاہم، اسکول کے عملے نے کسی طرح سب کو پرسکون کیا۔ طالبہ کی والدہ نے استاد کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ بلاک ایجوکیشن آفیسر آرتی گپتا نے بتایا کہ یہ واقعہ پیر کو پیش آیا۔ طالبہ کی ماں اور اہل خانہ نے چھیڑ چھاڑ کی شکایت درج کرائی۔ منگل کو کئی طالبات کے بیانات لیے گئے۔ ٹیچر کو اسکول نہ آنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ تحقیقات کے نتائج کی بنیاد پر مزید کارروائی کی جائے گی۔

برسانہ میں لٹھ مار ہولی کے دوران افراتفری، ایک درجن عقیدت مندوں کو بھیڑ نے کچلا

لکھنؤ (ایجنسی):
متھرا کے برسانہ میں رنگوں کے تہوار کی خوشی اس وقت پریشانی میں بدل گئی جب رنگیلی گلی میں عقیدت مندوں کی بھیڑ بے قابو ہو گئی۔ لٹھ مار ہولی دیکھنے اور رادھا رانی کے درشن کرنے آئے ہزاروں عقیدت مندوں کے دباؤ کی وجہ سے تقریباً ایک درجن لوگ بھیڑ میں کچل گئے۔ موقع پر موجود پولیس اہلکاروں کی بروقت کارروائی سے صورتحال پر قابو پا لیا گیا جس سے بڑا سانحہ ٹل گیا۔

اطلاعات کے مطابق سیکورٹی وجوہات کی بنا پر پولیس نے دوپہر کے وقت رنگیلی گلی میں عقیدت مندوں کے ہجوم کو روک دیا تھا، جب مندر کے دروازے بند تھے۔ دریں اثنا، نندگاؤں کے ہوریارے مندر کے درشن کر رہے تھے۔ ہوریاروں کو اپنے درشن مکمل کرنے میں کچھ وقت لگا جس کی وجہ سے پیچھے سے آنے والے عقیدت مندوں کا دباؤ بڑھتا گیا۔

جیسے ہی پولیس نے بھیڑ کو آہستہ آہستہ آگے بڑھانا شروع کیا، پیچھے سے ایک زوردار دھکا لگنے سے سامنے کھڑے تقریباً ایک درجن عقیدت مند اپنا توازن کھو بیٹھے اور وہ بھیڑ کے نیچے آ کر گر گئے۔ جائے وقوعہ پر موجود پولیس انتظامیہ ہکا بکا رہ گئی۔ پولیس نے فوراً چارج سنبھالتے ہوئے گرے ہوئے لوگوں کو بھیڑ سے ہٹا کر محفوظ مقام پر پہنچا دیا۔

صورتحال کی سنگینی کو سمجھتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ چندر پرکاش سنگھ اور سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس ایس پی) شلوک کمار نے ذاتی طور پر بھیڑ کے درمیان پیدل گشت کرتے نظر آئے۔ اہلکار ہجوم کے انتظام کی نگرانی کرنے اور درشن کے عمل کو پرامن طریقے سے جاری رکھنے کو یقینی بنانے کے لیے جائے وقوعہ پر موجود رہے۔ واقعے کے بعد انتظامیہ نے عقیدت مندوں سے صبر و تحمل سے کام لینے اور رکاوٹوں کے قوانین پر عمل کرنے کی اپیل کی۔

دلہن کو ہیلی کاپٹر سے رخصت کر کے دادا کے خواب کو کیا پورا

اوریہ (ایجنسی): ریاست اتر پردیش کے اوریا میں بدھ کو ایک انوکھی اور یادگار شادی دیکھی گئی۔ ہیلی کاپٹر کے ذریعے دلہن کی رخصتی دیکھنے کے لیے اناج منڈی کمپلیکس میں ایک بہت بڑا ہجوم جمع ہوا۔ جیسے ہی نو بیاہتا جوڑا اترا، سب نے ان پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں اور شاندار استقبال کیا۔ اوریہ ضلع کے اجیتمل ترقیاتی بلاک کے گاؤں آدم پور میں منعقد ہونے والی شادی کی تقریب اس وقت چرچا بن گئی جب دلہن کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے رخصت کیا گیا۔ اس انوکھی شادی کو دیکھنے کے لیے آس پاس کے دیہاتوں اور دور دراز علاقوں سے ہزاروں لوگ جمع ہوئے۔ اطلاعات کے مطابق بدھ کے روز دولہا نریش راجپوت اپنی دلہن سواتی (اکانکشا) کو شادی کے بعد ہیلی کاپٹر کے ذریعے اپنے گاؤں لے آیا۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر آدم پور کے سنگھ واہنی کالج کے میدان میں اترا، ہجوم نے تالیوں اور جوش و خروش سے نو بیاہتا جوڑے کا استقبال کیا۔ گاؤں والوں نے نو بیاہتا جوڑے پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں جس سے تہوار کا ماحول بن گیا۔ دولہا، نریش راجپوت، نے وضاحت کی کہ اس کے والد، ستیندر راجپوت اور مرحوم دیا کشن راجپوت نے ایک منفرد اور یادگار شادی کی تقریب کا خواب دیکھا تھا۔ دلہن کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے رخصت کر کے اس نے یہ خواب پورا کر دیا۔ دلہن، سواتی (اکانکشا) نے اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اسے اپنی زندگی کا سب سے خاص اور ناقابل فراموش تجربہ قرار دیا۔ مہوبا ضلع کے چرکھری علاقے کے بھٹیور کالا گاؤں میں ویدک رسومات کے بعد شادی کی تقریب منعقد ہوئی۔ ہیلی کاپٹر یہ الوداعی اور یا ضلع بھر میں ٹاک آف دی ٹاؤن بن گئی ہے اور لوگ اس انوکھی شادی کے بارے میں بات کر رہے ہیں جسے طویل عرصے تک یاد رکھا جا رہا ہے۔ شادی میں کلیدی کردار ادا کرنے والے ایس پی لیڈر او کے چودھری نے ہیلی کاپٹر کا بندوبست کرنے میں بہت محنت کی۔

رمضان ہیلپ لائن

اسلامک سنٹر آف انڈیا، لکھنؤ

رمضان ہیلپ لائن ملک میں اپنی نوعیت کی منفرد ہیلپ لائن ہے۔ واضح رہے کہ اسلامک سنٹر آف انڈیا کے تحت دارالعلوم نظامیہ فرنگی محل میں روزہ داروں کی دینی اور شرعی رہنمائی کے لیے ۲۰۰۱ء میں قبل رمضان ہیلپ لائن قائم کی گئی تھی۔ جس کی مقبولیت میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس ہیلپ لائن سے لوگ فون اور ای میل کے ذریعہ روزہ، نماز، زکوٰۃ، اعتکاف اور دیگر مسائل سے متعلق سوالات ملک اور بیرون ملک سے بھی کرتے ہیں۔ جن کے جوابات مولانا خالد رشید فرنگی محلی کی سربراہی میں علمائے کرام کا ایک پینل دیتا ہے۔ لوگ اپنے سوالات ان نمبروں 9415023970, 9335929670, 9415102947, 7007705774, 9140427677 اور ای میل: ramzanhelpline2005@gmail.com نیز ویب سائٹ: www.farangimahal.in پر پوچھ سکتے ہیں۔

سوال: سحری میں بہت سے لوگ رات میں مسجد سے زور زور سے پکارتے ہیں، نعتیں پڑھتے ہیں یہ کیسا ہے؟
جواب: اسلام میں کسی کو تکلیف پہنچانا جائز نہیں ہے اس لیے رات میں مسجد کے مائک سے زیادہ شور مچانا مناسب نہیں ہے۔ البتہ دو تین مرتبہ وقت کا اعلان کر دیں۔ یہ مناسب ہوگا۔
سوال: نماز میں مختلف خیالات اور وسوسے آتے ہیں۔ کیا کیا جائے؟
جواب: ان وساوس اور خیالات پر اپنے ذہن کو جمنے نہ دیا جائے۔ اگر نماز میں ان پر ذہن ٹھہر گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔
سوال: سحری کس وقت کھانا افضل ہے؟
جواب: سحری تاخیر کرنا افضل ہے۔
سوال: کیا عورتیں بھی تراویح پڑھ سکتی ہیں؟
جواب: جی ہاں! عورتوں کے لیے بھی تراویح مسنون ہے۔
سوال: رمضان میں کون کون سے وظائف زیادہ پڑھنا چاہئے؟
جواب: نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ اس ماہ میں چار چیزوں کی کثرت کرو، ایک کلمہ طیبہ کا ورد، دوسرے استغفار، تیسرے زیادہ سے زیادہ جنت کی طلب، چوتھے جہنم سے پناہ۔

مسائل شرعیہ اکیڈمی، کانپور

زیر سرپرستی:
قاضئ شہر کانپور حضرت الحاج حافظ و قاری عبدالقدوس ہادی صاحب
کارگزار جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء اتر پردیش، صدر جمعیۃ علماء کانپور
مہتمم جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور

سوال: تراویح میں بہت زیادہ تیز تلاوت کرنا کیسا ہے؟
جواب: تراویح میں بہت زیادہ تیز تلاوت کرنا، اعوذ باللہ اور بسم اللہ کو چھوڑنا، اسی طرح ارکان نماز میں بے طمینانی اور جلدی پن دکھانا برے افعال ہیں، ان سے اجتناب کرنا چاہئے۔
سوال: اگر کسی آدمی نے زکوٰۃ کی نیت سے رقم الگ کر کے کسی وکیل کو دیدی تو کیا وکیل کیلئے زکوٰۃ تقسیم کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت کرنا لازم نہیں ہوگا؟
جواب: اگر کسی آدمی نے زکوٰۃ کی نیت سے رقم الگ کر کے کسی وکیل کو دیدی تو وکیل کیلئے زکوٰۃ تقسیم کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت کرنا لازم نہیں ہوگا چاہے وکیل زکوٰۃ کی نیت کرے یا نہ کرے دونوں صورتوں میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گا۔
سوال: اخراجات سے زائد رقم اگر نصاب کے برابر ہے تو کیا اس پر سالانہ زکوٰۃ واجب ہوگی؟
جواب: جی اگر اخراجات سے زائد رقم اگر نصاب کے برابر ہے تو اس پر سالانہ زکوٰۃ واجب ہوگی۔